#### www.1001Fun.com

# Respected Urdu Lover,

## **Greetings and Welcome,**

Our mission is to upload 1,001 Free Urdu Novels by 2010. You can help us by

- (1) Composing some pages of the upcoming Novels
- (2) Emailing this Novel to your 50 friends.

For more details please visit now: www.1001Fun.com

### :: Our Special Thanks to ::

www.OneUrdu.com
www.PakStudy.com
www.UrduArticles.com
www.UrduCL.com
www.NayabSoftware.com

اردولیبندول کوآ داب اورخوش آمدید
ہمارامشن دو ہزار دس (2010) تک ایک ہزارایک (1,001) مفت اردوناول آن
لائن کرنے کا ہے۔ آپ اردو سے محبت کے اس مقدس مشن میں ہمارے ساتھ تعاون کر سکتے ہیں۔
﴿ 1 ﴾ آئندہ ناول کے چنر صفحات کی کمپوزنگ کرکے ﴿ 2 ﴾ بیناول اپنے بچاس (50) دوستوں کو
ای میل کرکے۔ ﴿ 2 ﴾ مزید تفصیلات کے لیے ابھی وزٹ سیجیے۔

سیمیل کرکے۔ ﴿ 2 ﴾ مزید تفصیلات کے لیے ابھی وزٹ سیجیے۔

سیمیل کرکے۔ ﴿ 2 ﴾ مزید تفصیلات کے لیے ابھی وزٹ سیجیے۔

سیمیل کرکے۔ ﴿ 2 ﴾ مزید تفصیلات کے لیے ابھی وزٹ سیجیے۔

1,001 Free Urdu Novels

www.1001Fun.com

گیندگی تناه کاری

از

ابن صفی

Released on 2008

éPage 2€

## ناول كا آغاز

سویکنگ بول پر بہت بھے رہے تھے رہی ہوتی تھی۔ کوئی نئی بات نہیں تھی۔۔۔۔ اگر والگا ہوٹی میں غوطہ خور لڑکیاں ملازم نہ ہوتیں تو شاید ہی کوئی ادھر کا رخ بھی کرتا مگر صفدر عمران کے متعلق بیسوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ اس نے اسی لیے اس ہوٹل میں قیام کیا ہوگا۔ وہ جا نتا تھا کہ عمران کولڑکیوں ہے بھی اتنی دلچیپی نہیں رہی کہ وہ انہیں غسل کے لباس میں دیکھنے کے شوق میں خود بھی لنگوٹی لگا کر بول کے کنارے آ بیٹھے گا۔لنگوٹی کا لطیفہ بھی دلچیپ تھا۔ جس دن وہ یہاں آئے تھے اسی دن عمران نے بازار سے سرخ رنگ کی ایک لنگوٹی خریدی تھی۔صفدر نے مشورہ دیا کہ وہ سوٹ بہن کر نہا سکے گا۔صفدر نے مشورہ دیا کہ وہ سوٹ بہن کر نہا سکے گا۔صفدر نے مشورہ دیا کہ وہ سوٹ بہن کر نہا سکے گا۔صفدر نے مشورہ دیا کہ وہ سوٹ بہن کر نہا سکے گا۔صفدر نے مشورہ دیا کہ وہ سوٹ بہن کر نہا سکے گا۔صفدر نے مشورہ دیا کہ وہ سوٹ بہن کر نہا سکے گا۔ سفدر نے خصیلے لہج

دوسرے ہی دن عمران وہی لال والالنگوٹ لاگائے ہوئے سوئینگ پول کے کنارے بہتنج گیا تھا۔ سینکڑوں آئکھیں متحیرانہ انداز میں اس کی طرف اٹھی تھیں ۔لوگوں نے آوازیں کسے تھے اور صفدر اس کے پاس سے کھسکتا ہوا نکل گیا تھا۔۔۔۔ مگر اتنی دور بھی نہیں کہ عمران کی حماقتوں سے لطف اندوزنہ ہوسکتا۔

لوگ ہنس رہے تھے اور آ وازے کس رہے تھے لیکن عمران ان سب سے بے نیاز

کنارے پر کھڑا گویا سوچ رہا تھا کہ پانی میں اترے یا نہ اترے ۔۔۔۔ چبرہ گاودیوں اور گھامڑوں کا سابنار کھا تھا۔

مارچ کی شروعات ہو چکی تھیں لیکن ابھی پانی میں کافی ٹھنڈک رہتی تھی۔عمران نے چھلانگ لگائی تھی ور پھراس طرح بو کھلا کر باہر نکل آیا تھا جیسے کسی مگر مچھ نے تعاقب کیا ہو۔ پھر وہ کنارے پراکڑوں بیٹھ کر کسی سر دی کھائے ہوئے بکری کے بیچے کی طرح کا نینے لگا تھا۔اس پر اور زیادہ قبقہے بلند ہوئے تھے۔لیکن عمران کے انداز سے نہیں ظاہر ہور ہا تھا کہ اسے اپنے گردو پیش کی خبر ہو۔ پھروہ شیطان کی طرح سارے ہوئل میں مشہور ہوگیا تھا۔

صفدراور عمران محض تفریح کی غرض سے سردار گڈھ آئے تھے۔ تفریح کی ضرورت بول محسوس ہوئی تھی کہ تاریک وادی کے دل ہلا دینے والے سفر نے انہیں کم از کم ذبنی فرار کی طرف تو مائل ہی کر دیا تھا۔ حالا نکہ اسی ذبنی فرار کے لیے بھی انہیں تھوڑ اسفر برداشت کرنا پڑا تھا۔ ویسے خود صفدر نے اس سفر کی ضرورت نہیں محسوس کی تھی۔ عمران ہی نے اسے مجبور کیا تھا۔ اور صفدر کی دانست میں اس کی سفارش براس کی چھٹی بھی ایکس ٹونے منظور کرلی تھی۔

یہ سب بچھاس کے لیقطعی نکلیف دہ ثابت نہیں ہوا تھا کیونکہ وہ خود بھی چلتے پھرتے رہنے کا قائل تھا۔مصیبت دراصل عمران کی لال لنگوٹی تھی۔اوراس وقت اس لنگوٹی پرسبزرنگ کی فلٹ ہیٹ کا بھی اضافہ ہو گیا۔اس پرسے عمران کا اکڑوں بیٹھنے کا انداز۔۔۔۔۔ایک ہاتھ سے اس نے صفدر کی ٹانگ پکڑر کھی تھی۔مقصد بہتھا کہ صفدراس کے پاس سے ہٹنے نہ پا

وہ تھوڑی دیر تک خاموش رہا پھر بولا۔ چھٹکاراممکن ہے مگراس کے لیے تہ ہیں بڑے پاپڑ بیل ہے۔ کوہ ندا کے آگے ایک صحرائے عظیم ہے کہ جس کی طرف دیکھنے سے پڑجا ئیں لاکھ آبلے پڑیں گے۔ کوہ ندا کے آگے ایک صحرائے ایک عظیم الثنان گنبد پلاسٹک کا ہے۔ جو مثل لاکھ آبلے پائے نگاہ میں ۔ تو عزیز نچ اس صحرائے ایک عظیم الثنان گنبد پلاسٹک کا ہے۔ جو مثل گراموضن کے ریکارڈ کے تیزی سے گردش کرتار ہتا ہے۔ اور چوٹی پراس گنبد گردال کے ایک طائر خوش الحان کے نطفے سے ملیل ہزار داستان کے ہے بیٹے او مبدم گاتار ہتا ہے۔

مارکٹاری مرجانا پے انگھیاں نالڑانا۔۔۔۔۔۔نا

پستمہیں لازم ہے کہ ایک تیرایسا تاک کرایسامارہ کہ اس پر ندے کی دم پر پڑے۔اگردم پر نہ بڑا تو بلیٹ کرتمہاری ناک پر بڑے گا اور تم دائی نزلے میں مبتلا ہوجاو گے۔اگر اس طائر خوشنوا کی دم ہی پر بڑا تو وہ طائر جل کررا کھ ہوجائے گا اور ادھر تمہاری ٹانگ بھی چھوٹے گی ۔۔۔۔ورنہ۔۔۔میں نہیں جانتا کہ کب تک پھنسی رہے۔

عمران خاموش ہو گیا۔صفدر براسا منہ بنائے ادھرادھرد کیور ہاتھا۔ آخراس نے بھی سوچا کہ اب خاموشی ہی اختیار کرنی چاہئے کیونکہ جتنی وہ پیچھا چھڑانے کی کوششکرے گا اتنی ہی گردن چینستی جائے گی۔وہ عمران کو بحری ہزار پاسے کم نہیں سمجھتا تھا۔ ئے۔ دوسری طرف صفدر کا برال حال تھا۔ وہ کوشش کرر ہاتھا کہ اپنی ٹا نگ چھٹرا لے ساتھ ہی اسے اس کا بھی خیال تھا کہ لوگوں کی نظر اس ٹا نگ پر نہ پڑنے پائے جسے عمران نے پکڑرکھا تھا۔

اس کیےاس نے اس پاوں پرڈرینگ گاون ڈال لیا تھا۔ عمران صاحب۔اب مجھے غصہ آجائے گا۔اس نے ناخوشگوار کہجے میں کہا۔ مگر غصہ اتارو گے کس پرتمہارے تو بیوی بیچ بھی نہیں ہیں؟۔عمران متحیرانہ کہجے میں بولا۔

آخر\_\_\_\_اس سے کیافا کدہ؟۔

فائدہ تو کچھ بھی نہیں ہے۔ مگرتم مجھ سے دور بیٹھ کر کیا کرو گے؟۔

اچھاتو ہیٹ توا تارد یجئے ؟۔

شریف آ دمیوں کوکنگوٹ میں بھی شریف ہی نظر آنا چاہئے۔اس لیے میں ہیٹ نہیں اتار مکتا۔

صفدر نے سوچا کہ اب جلی کئی پر اتر آنا چاہئے ۔ممکن ہے اسی طرح پیچھا چھوٹ جائے لہذااس نے کہا۔ دوسروں کواپنی طرف متوجہ کرنے کا طریقہ بہت بچگا نہ ہے۔عمران صاحب۔ عادت بری بلا ہے۔ میں مجبور ہوں مسٹر صفدر۔

پھرآپ ہی چھٹکارے کی کوئی تدبیر بتائے؟۔صفدرنے بے بسی سے کہا۔

یہ آپ کے ساتھی یہاں کافی نام بیدا کررہے ہیں۔اس کالہجہ خشک تھا۔ ہوسکتا ہے کہوہ غیر معمولی طور پر زنده دل آ دمی هول کیکن اگران کی دیکھا دیکھی دو جار مزید زنده دلول کا اضافه ہو گیا تو ہماراریپوٹیش جہنم ہی میں گیا۔

صفدرمسکرایا۔تھوڑی دیریک اس کی آ س کھوں میں دیکھتار ہا پھر بولا۔لنگوٹی ہمارا پیدایشی حق ہے۔۔۔۔۔ اگر موٹوں کی مجموعی تعداد کو ملک کی پوری آبادی پر برابر تقسیم کر دیا جائے تویقین کیجئے کہنگوٹی ہے بھی کوئی کمتر چیز ہرایک کے تھے میں آئے گی۔

معاف سیجئے گامیں نے کوئی سیاسی مسکنہیں چھیٹراتھا۔ منیجرنے ناخوشگوار کہجے میں کہا۔ میں نے یہ بات خاص جمالیاتی نقطہ نظر سے کہی ہے۔صفدر سنجیدگی سے بولا۔اب یہی و کیھئے۔۔۔۔۔۔سامنے دولڑ کیاں ڈرائیو کررہی ہیں۔ان کی کنگوٹیاں دلیبی ساخت کی نہیں ہیں۔لیکن ہیں کنگوٹیاں ہی۔۔۔۔اچھی بات ہے جناب ۔میراخیال ہے کہاب ہمیں آپلوگوں کو با قاعدہ طور پر نوٹس دینا پڑے گا۔

یہ تو بڑی اچھی بات ہے۔ آپ ضرور دیجئے گا نوٹ مفدر خوش ہوگیا۔ٹھیک اسی وقت تالاب سے شور کی آ واز آئی اور وہ ادھر متوجہ ہو گئے ۔ نہانے والے ربڑ کی ایک گیند کی طرح

پول میں تیرنے والوں کی بھیڑ بڑھتی جارہی تھی ۔۔۔۔ یہ بول دوحصوں میں منتقم تھا ایک جھے میں لوگ تیرتے تھے اور دوسرا حصہ صرف ڈرائیو کرنے والوں کے لیے مخصوص تھا۔ اس وفت دوسرے حصے میں چارلڑ کیاں غوطہ خوری کے کمالات دکھا رہی تھیں اوراسی حصے کی تماشائیوں کی بھیٹرزیادہ تھی۔ یہاں مردوں میں شیاد کوئی اچھاغوطہ خورموجو زنہیں تھا۔اس لیے دوسرے جھے میں صرف وہی جاروں لڑ کیاں نظر آرہی تھیں۔صفدرتھوڑی دیرخاموش بیٹھارہا پھراس نے کہا۔ کیانہانے کاارادہ نہیں ہے؟۔

> واه۔۔۔۔عمران یک بیک اچھل پڑااورصفدر کی ٹانگ چھوڑ دی۔ کیوں کیا ہوا؟۔

ارے بھئی میں اتنی دریہ یہی سوچ رہاتھا کہ میں نے کیا ارادہ کیا تھا۔۔۔۔اگرتم نہ ہوتے تو میں بیٹھاسو چہاہی رہ جا تا۔۔۔۔ آو۔۔۔عمران نے کہااور تالاب میں چھلانگ لگا

مگرصفدر جہاں تھاوہیں بیٹےارہا۔

عمران تیرتا ہوا بچوں کے سے انداز میں ہاتھ ہلا ہلاکت آ وازیں دے رہا تھا۔ارے آ و ---- آو--- آج تو---- مجھے بھی -- پھو--- پھو--- پھو ۔۔۔۔ پھو۔۔۔۔ نہیں لگ رہاہے۔۔۔۔اے۔۔۔ آ وبھی۔

صفدر نے دوسری طرف منہ پھیرلیا۔ وہ بہت شدت سے بیزار ہو گیا تھا۔ دفعتا اس کی نظر

نظروں سے اوجھل ہی ہوکررہ گئی۔ پھراچا نک ہی ایک تیز چیخ فضا میں ابھری اسی کے ساتھ پانی میں کوئی زوردار چھپا کے ہوئے اور تیراک چاروں طرف بھر گئے ایک آ دمی پانی کی سطح پر ہاتھ مارتا ہوا چیخ رہا تھا۔ اس کی آئکھیں خوفناک ہوجانے کی حد تک پھیلی ہوئی تھیں ۔۔۔۔۔۔اوراییا لگ رہاتھا جیسے وہ غرق ہورہا ہے۔

دوسرے تیراک دور سے متحیرانہ انداز میں اس کی طرف دیکھ رہے تھے انہیں میں عمران بھی شامل تھا۔

چیخے والا دیکھتے ہی دیکھتے تہہ شین ہوگیا۔ پانی کی سطح پرخون کا ایک موٹا سالہریا مجل رہا نا۔

پھر کچھ دیر بعد دوسروں کو ہوش آیا۔ اب بھی لوگ کچھ نہ بچھ پاتے۔ اگر ڈو بنے والے کی لاش سطح پر نہ آگئی ہوتی۔

لوگ بول سے نکل نکل کر بھا گئے لگے اور ذرا ہی ہی دیر میں وہاں ایسی ویرانی نظر آنے لگی جیسے بھیڑیوں کے سی بہت بڑے رپوڑنے حملہ کیا ہو۔

فی الحال ہمیں کھسک ہی لینا جا ہے ۔عمران نے صفدر سے کہا۔ ظاہر ہے کہ نہ میں تھا نیدار ہوں اور نہتم ہو۔

صفدر بھی اچھی طرح سمجھتا تھا سیرٹ سروس والوں کے معاملات کتنے نازک ہوتے ہیں۔ لہذاوہ دونوں اپنے کمرے میں آگئے۔

ہوا کیا تھا؟ ۔صفدر نے یو چھا۔

جو کچھ بھی ہوا ہے۔ اچھانہیں ہوا۔۔۔۔ اب ہوسکتا ہے کہ یہ لال النگوٹی گرندن سے لپٹنی پڑے۔۔۔۔ وہاں سب ہی بھاگ نکلے تھے۔ ہوسکتا ہے کہ سی کے متعلق یقین کے ساتھ نہ کہا جا سکے کہ وہاں موجود تھا بھی یانہیں ۔لیکن کیا وہ اسٹنٹ منیجر مجھے یا تہ ہیں بھلا سکتا ہے۔ جوا بھی کچھ در پہلے تمہارے پاس غالبامیرے ہی بارے میں گفتگو کر رہا تھا۔ آپ نے میری بھی مٹی پلید کر دی۔ صفدر نے خصیلے لہجے میں کہا۔ آپ کا کیا۔ آپ باقاعدہ طور پرسیکرٹ سروس میں نہیں نہیں ۔ ایکس ٹو مجھے کیا چبا جائے گا۔

معدہ بھی چوپٹ ہوجائے گااس چوہے کا اگرتمہیں کچا چبا گیا۔ قائدے کی بات توبیہ ہوگی کہ ابال کر کھائے۔

صفدر کچھنہ بولا اب اسے پھر عمران پر غصہ آ گیا تھا۔

میں کہتا ہوں۔ آخر بیدلال کنگوٹی نکلی ہی کیوں تھی؟۔اس نے تھوڑی دیر بعد کہا۔ میں کیا بتاوں مجھے تو لال ہی کنگوٹی پیند ہے۔ ہوسکتا ہے تم نیلی یا سبزی پیند کرتے ہو۔ صفدر خاموش ہوگیا۔ تھوڑی دیر تک کچھ سوچتار ہا پھر چونک کر بولا۔ آخر بات کیا ہوئی تھی ۔۔۔۔۔کیا ہو حقیقتا لاش ہی تھی؟۔

> اس وقت تک تولاش ہی تھی جب ہم بھا گے تھے بعد کا حال خدا جانے۔ مگر ہوا کیسے؟۔



اس قتل کے سلسلے میں جو تفشیش ہورہی تھی۔ عمر ناکے خدشات کے خلاف ہی نکلی نہ تو کسی نے خصوصیت سے ان کی طرف اشارہ کیا تھا اور نہ پولیس ہی نے عام شم کی پوچھ گچھ سے آگ بڑے خصوصیت سے ان کی طرف اشارہ کیا تھا اور نہ پولیس ہی کا فی معلومات فراہم کرلیں اور انہیں بڑھنے کی کوشش کی تھی۔ شام تک صفدر نے اس سلسلے میں کا فی معلومات فراہم کرلیں اور انہیں معلومات کی وجہ سے عمران کی حیرت رفع ہوسکی ۔ ورنہ پولیس کی سرسری چھان بین اس کے لیے بڑی حیرت انگیز ثابت ہوئی تھی۔

یہاں توالیے واقعات کئی دنوں سے ہور ہے ہیں۔صفدرنے کہا۔

کیسے واقعات؟۔

پراسرار گیندوں سے تعلق رکھنے والے۔

پراسرار؟ عمران نے ٹھنڈی سانس لی۔ پراسرار کی ترکیب میرے لیے سوہان روح بن کررہ گئی ہے۔۔۔۔۔ میں اس پہلے آ دمی کی جان کوروتا رہوں جس نے سب سے

#### www.1001Fun.com

یہ بھی نہیں معلوم کہ کیسے ہوا تھا۔بس ایک گیند میری عدم المثال کھو پڑی سے ٹکرا کر دور جا پڑی تھی اور بیک وقت کئی آ دمی اس کی طرف جھپٹے تھے۔اسی افراتفری کے دوران میں کسی کا ہاتھ چل گیا ہوگا۔میراخیال ہے کہاس سلسلے میں جیا قو ہی استعال کیا گیا ہوگا۔

اور شاید قاتل \_\_\_\_ قاتل اب کیا ملے گا۔صفدر بولا۔اس نے جاتو پانی ہی میں موڑ دیا ہوگا۔

ہائیں۔۔۔۔۔ تم ہنس رہے ہو۔ عمران تحیرانداز میں آئکھیں پھاڑ کر بولا۔
تواس کا یہ مطلب ہوا کہ میں پر بیٹان ہی نہیں ہوں۔
جس دن آپ سی مسلے پر پر بیٹان نظر آئے وہی میری زندگی کا آخری دن ہوگا۔
تو پھر میں ابھی لنگوٹی نہ اتار دوں عمران کچھ سوچتا ہوا برٹر بڑایا۔
او ہو۔۔۔۔ یک بیک صفدر چونک بڑا۔ ہمیں کپڑے لینے چاہئے؟۔
پھروہ ڈرینگٹیبل کی طرف چلاگیا۔ لیکن عمران اسی طرح بیٹھارہا۔
میں نے کہا، کیا اب بھی لنگوٹی گئی ہی رہے گی۔۔۔۔۔صفدر نے اسے مخاطب کیا۔

آٹھ دن ہو چکے ہیں اور پھر قبیہ وار دانیں ایک یا دودن کے وقفے سے ہوتی رہی تھیں۔ اس سلسلے میں کچھ گرفتاریاں بھی ہوئی ہیں؟ عمران نے پوچھا۔ ہاں ہوئی ہیں مگر ویسی ہی جیسی عمو ما ہواکرتی ہیں۔ یعنی محض شہبے میں دوجیار کر دھرلیا۔

عمران کچھسو چنے لگا۔صفدر بھی خاموش ہو گیا۔

کچھ دیر بعد عمران بڑبڑایا۔تو گیندوں کی کہانی سردار گڈھ کے بیچ بیچ کی زبان پر گی؟۔

ظاہرہے۔

ہاہا۔عمران کرسی سے اٹھ کر کمرے میں ٹہلنے لگا پھررک کر بولا۔ تب پھران لوگوں کو پاگل ہی سمجھنا جا ہے ضوآج پول میں گیند پر جھیٹے تھے۔

میں بھی اسی پرغور کرر ہاہوں۔

كس نتيج بريهيني ؟ عمران نے پرتشولیش کہج میں پوجھا۔

دوہی صورتیں ہوسکتی ہیں یا تووہ آج ہی آئے تھے اور انہیں ان حالات کاعلم نہیں تھا یا پھر قاتلوں ہی کی بھیڑتھی جس نے کسی ایک آ دمی پریلغار کی تھی۔

> گڑ۔عمران سر ہلا کر بولا۔ کیا تمہیں ان میں سے ایک آ دھ کی شکل یا دہے؟۔ نہیں ۔صفدر نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔ میں اسٹنٹ منیجر کی طرف متوجہ تھا۔

پہلے بیتر کیب استعال کی تھی۔۔۔۔۔ خیر ہاں توان گیندوں کا کیا قصہ ہے؟۔ سردار گڈھ میں اب تک چھ واردا تیں ہو چکی ہیں۔ جن میں بی گیندیں کسی نہ کسی طرح ضرور شریک رہی ہیں۔ بھی بی گیندیں بھری پڑی سرطوں پر آتی ہیں بھی ایسی تفریح گا ہوں میں

جہاں بہت زیادہ بھیٹر رہتی ہے اور ہرایک بارایک آ دھ قتل ضرور ہوا ہے گیندوں کی وجہ سے

انتشار ہریا ہوتا ہے اوراسی انتشار کے عالم میں کوئی اپنا کا م کر گزرتا ہے۔

ہام۔عمران نے اولوں کی طرح دیدے نچائے۔ ہوئی جانبربھی ہوا ہے یا ایسے کیسوں کیسارے ہی آ دمی مرگئے تھے؟۔

صرف ایک آ دمی جس پراچٹتی ہوئی سی چھری پڑی تھی۔

تب تو پولیس والوں کوان وا دا توں کی نوعیت کسی حد تک معلوم ہو تکی ہوگی؟۔

بہت بڑی ٹرجڈی ہے۔صفدر بولا۔ یک کام کا آ دمی ہاتھ بھی لگا ہے توضیح

الدماغ نہیں رہ گیا۔

كيامطلب؟ ـ

ہوش میں آنے کے بعد بھی اس نے ہوش کی باتیں نہیں کیں۔وہ اب بھی سول ہیتال میں موجود ہے۔

اب تک کل کتنے وار داتیں ہو چکی ہیں؟ ۔عمران نے پوچھا۔

- בששענ

Released on 2008

♦Page 8

توتم مجھے تنہا چھوڑ جاو گے۔

پھر میں کیا کروں۔۔۔۔؟

میری ہی طرح تم بھی صبر کر واور ڈرتے رہو۔عمران نے ٹھنڈی سانس لی۔

نہیں مجھے جانے ہی دیجئے۔

دیکھو۔اب میں بھی کرائے کا ٹٹونہیں رہا۔ با قاعدہ طور پرتمہارے ہی محکمے سے تعلق رکھتا

ہوں عمران نے کہا۔

آپ کی بات اور ہے۔آپ کو پہلے ہی سے سب جانتے ہیں اورآپ کے متعلق وہ

خواب میں بھی نہیں سوچ سکیں گے کہ آپ کا تعلق سیرٹ سروس سے بھی ہوسکتا ہے۔

عمران کچھ کہنے ہی والاتھا کہ کسی نے دروازے پر دستک دی۔

کون ہے؟ ۔صفدر نے گرج کر پوچھا۔

پولیس۔باہرہے آواز آئی۔

ارے باپ رے۔عمران بھرائی ہوئی آ واز میں بولا۔

صفدسر نے درواز ہ کھول دیا۔

ایک سب انسیکٹر اور دو کانسٹیبل اندر داخل ہوئے۔ان کے ساتھ اسٹنٹ منیجر بھی تھا۔

آپ کانام کیا ہے؟ ۔سب انسپکٹر نے صفدرکو گھورتے ہوئے پوچھا۔

صفار سعيد-

افسوس کہ مجھے دو تین شکلیں یا دہیں۔عمران نے مایوسانہ انداز میں سر ہلا کر کہا۔تھوڑی دیر تک پھر خاموثی رہی ۔۔۔۔۔۔صفدرسگریٹ کے دھوئیں کے بادل بھیر رہاتھا۔اس نے پھھسوچتے ہوئے کہا۔ یہ بھی خبر ہے کہاس مسلے پرغور کرنے کے لیے دارالحکومت سے سراغ رسانوں کی ایک ٹیم آرہی ہے۔

چلواچھا ہوا۔ عمران نے اس طرح ٹھنڈی سانس لی جیسے خوداس کی گردن بچی ہو۔ آپ الجھن میں پڑسکتے ہیں۔ عمران صاحب، کیپٹن فیاض کے محکمے کا کوئی آ دمی آپ کو انچھی نظروں سے نہیں دیکھا۔

پھر مجھے کیا کرنا جا ہے؟۔عمران نے خوفز دہ لہجے میں یو چھا۔

آ یا نے ہول کے رجسر میں اپنانام بھی غلط درج کرایا ہے۔

ارے تواب سیج کرادونا۔ پارمیری توعقل ہی چو پٹ ہوکررہ گئی ہے۔

اب نام سیح کرانے بیٹے تو یہیں کی پولیس ٹانگ پکڑلے گی۔

ارے تو پھر کیسے گردن حچھوٹے گی؟۔

میں توجار ہاہوں یہاں ہے آپ میراسامان دیکھئے گا۔

کہاں جارہے ہو۔۔۔۔۔؟ واہ۔۔۔یعنی کہ۔۔۔۔؟

آپ کا تو شاید کچھ بھی نہ بگڑے مگر مجھ ہرا کیس ٹو کا عتاب ضرور نازل ہوگا۔اس کا کہنا

ہے کہ پولیس کی نظروں میں آنے سے بچو۔

اس میں تفضّل حسین کیوں درج ہے؟ ۔سب انسپکٹر منیجر کی طرف مڑا۔

جو کچھانہوں نے بتایا ہوگا وہی درج کیا گیا ہوگا جناب، آپ ان سے یہ پوچھئے کہ نام کے آگے دستخط کس کے ہیں؟۔

عمران رجسر ڈمیں دستخط دیکھنے کے لیے آگے جھک آیا۔

ہاں بیمیرے ہی دستخط ہیں اور سچے مچے یہاں تفضّل حسین ہی درج ہے۔عمران نے سب انسکیٹر کی طرف دیکھتے ہوئے بلکیں جھپکائیں بھر بولا۔ مگر دستخط بھی صاف ہیں عمران صاف پڑھا جاسکتا ہے۔

سب انسکٹر نے دستخط کو بنظر غائر دیکھتے ہوئے کہا۔ٹھیک ہے دستخط صاف ہے۔ پھر سراٹھا کر بولا۔ آپ نے غلط نام لکھے جانے پراعتر اض کیوں نہیں کیا تھا؟۔ نہ جانے کیوں یک بیک صفدرموج میں آگیا۔

اس نیکہا۔ یہ دراصل اپنی یاداشت کھو بیٹھے ہیں۔ اس لیے آپ ان کے متعلق صحیح معلومات نہ حاصل کر سکے گے۔

او۔۔عمران دانت پیس کرصفدر کو گھونسہ دکھا تا ہوا بولا۔تم اپنی حرکتوں سے بازنہیں آ وگے۔تمہارے فرشتے بھی نہیں ثابت کر سکتے کہ میں اپنی یا داشت کھو بیٹھا ہوں۔

کہاں ہے آئے ہیں؟۔

دارالحکومت ہے۔

بپشہ?۔

مجھلیوں کی آڑھت۔

ية?\_

تيره گرين اسكوئير-

ایک کانشیبل نوٹ کرتا جار ہاتھا۔

سب انسيكم عمران كي طرف متوجه موا\_

آپکانام؟۔

على عمران ايم \_الس\_س \_ بي \_ا يج \_ دري آكسن \_

سب انسپکٹرنے اسے گھور کر دیکھا اور دوسرے کانشیبل سے کہا۔

رجيٹر کھولو۔

کانشیبل کے ہاتھ میں ہوٹل کا وہ رجسٹر تھا جس میں قیام کرنے والوں کے نام اور پتے

درج کئے جاتے تھے۔

كانشيبل نے رجسر كھول كراس كى طرف بڑھاديا۔

مگراس میں و تفصّل حسین درج ہے۔اس نے گونجلی آ واز میں کہا۔

محض تبدیلی آب وہوا کی غرض سے۔اپنے یہاں بے تحاشا گرمی پڑنے لگی ہے۔ ہاں تو میں بیء رض کرر ہاتھا کہ اس میں بیچارے کلرک کی بھی غلطی نہیں ہوسکتی۔ ممکن ہے کہ انہوں نے اسے اپنا نام تفضّل حسین ہی بتایا ہوا۔لیکن وہ دستخط کرنے میں بھی غلطی نہیں کرتے میں نے بار ہا آزمایا ہے۔

حلیمه خانم کا کیا قصہ ہے؟۔

صفدر چکرا گیااورسوچنے لگا کہ اس سلسلے میں کس قتم کی بکواس مناسب رہے گی۔

یہی تو ساری مصیبت کی جڑ ہے۔ صفدر نے ٹھنڈی سانس لے کر کہا۔ ہمارے فرشتوں کو بھی علم نہیں ہے کہ بیکون ہے۔ بس وہ اس کے متعلق کچھ نہ کچھ بڑ بڑا یا کرتے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ ہم لوگ حلیمہ خانم کے سلسلے میں ان کے خلاف سازش کررہے ہیں ہم نہیں چا ہتے کہ ان کی شادی حلیمہ سے ہو۔۔۔۔اسی ہم نے اسے پاگل مشہور کر دیا ہے۔ یقین کیجئے کہ ہم کسی حلیمہ خانم کے وجود سے واقف نہیں ہیں۔

کوئی خیالی عورت، کیوں؟۔سبانسپکٹرنے بوچھا۔

سوفيصدي خيالي۔

میری رائے ہے کہ آپ انہیں بریلی بھجواد بھئے ۔۔۔۔۔لیکن آپ بینہ سیجئے کہ میں نے آپ کے بیان پر تصدیق کرلیا ہے۔

نہ کیجئے یقین ۔صفدر جھنجھلا گیا۔ میں نے آپ کومجبور تو نہیں کیا کہ یقین کر ہی لیجئے۔

کیا قصہ ہے؟۔سبانسپکٹر نے صفدرکو گھورا۔ الگ چلئے تو بتاوں۔ یہ یہاں مجھے گفتگونہیں کرنے دیں گے۔ چلئے۔سبانسپکٹر نے پلکیں جھپکا ئیں۔

اییا معلوم ہور ہاتھا جیسے غصے نے عمران کی عقل سلب کر لی ہو۔ وہ بری طرح ہانپ رہاتھا ۔ جیسے ہی وہ دونوں دروازے کی طرف بڑھے۔اس نے کہا۔ اپنے بیان کا بیخود ذمہ دار ہوگا ۔ بیسراسر بکواس ہے کہ بیس اپنی یا داشت کھو بیٹھا ہوں۔ بیلوگ میرے بیچھے پڑ گئے ہیں مگر میں بیب بتا دینا چاہتا ہوں کہ حلیمہ خانم سے میری شادی ضرور ہوگی خواہ میرے سر پرسینگ نکل آئیں۔اب بیلوگ پولیس سے میرے یاگل بن کا سرٹیفیکیٹ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

آئیں۔اب بیلوگ پولیس سے میرے یاگل بن کا سرٹیفیکیٹ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

سب انسیکڑ عمران کی طرف مڑنے کی والاتھا کہ صفدر نے کہا۔ بے کاروقت نہ بر باد سیجے ۔ وہ میرا چیا زاد بھائی ہے۔ مجھ سے زیادہ اس اس کے متعلق اور کوئی نہیں جان سکتا۔ منیجر صاحب آپھی آپے۔

منیجر بھی آ گے بڑھا۔۔۔۔اس نے ایک خالی کمرے تک ان کی راہ نمائی کی ۔صفدر نے جیب سے سگریٹ کیس نکال کر انہیں پیش کیا اور ایک سگریٹ اپنے لیے منتخب کر کے سلگاتے ہوئے کہا۔اس کی تصدیق منیجر کر سکتے ہیں کہان سے پاگلوں کی سی حرکتیں سرز دہوتی رہتی ہیں۔مثال کے طور پر سرخ لنگوٹی کا قصہ۔

میں سن چکا ہوں ۔سب انسیکٹر غرایا۔ مگر آپ لوگ یہاں کس غرض سے آئے ہیں؟۔

دیاہے

بڑے بھائی خدا کے لیے عقل کی باتیں کرو۔ صفدر نے مغموم لہجے میں کہا۔

ارے جاو۔۔۔۔۔ چلے جاویہاں سے۔۔۔۔۔ورنہ اب بات بڑھ جائے گی۔
عمران ہا تھا ہلا کر بولا۔ اتنے میں اسٹینٹ منیجر نے کمرے میں داخل ہوکر کانٹیبلوں سے کہا کہ سب نسیکٹر انہیں ڈائینگ ہال میں بلارہا ہے۔ جب کانٹیبل چلے گئے تواس نے صفدراورعمران کو مخاطب کر کے کہا۔ آپ لوگوں کو اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ بولیس سے اجازت حاصل کئے بغیر ہوٹل کی کمیا ونڈ سے باہر قدم نہیں نکالیں گے۔

یسب تمہاری وجہ سے ہوا ہے۔ میں جانتا ہوں۔صدر نے غصیلے لہجے میں کہا۔ بینہ بھو لیئے کہ گیندان کے سر پر لگی تھی۔ میں جرنے تلخ لہجے میں کہا۔

چراس سے کیا ہوتاہے؟۔

یتو پولیس ہی معلوم کرے گی۔

توہم لوگ اب ہوٹل کی کمیاونڈ سے ہیں نکل سکیں گے؟۔

ہاں۔۔۔۔۔ مجھ سے یہی کہا گیا ہے۔

بہتر ہے۔صفدر بیزاری سے ہاتھ ہلا کر بولا۔ ہمیں آ رام کرنے دیجئے۔

منیجرنے براسامنہ بنایااور دونوں کو گھورتا ہوا چلا گیا۔

صفدر نے دروازہ بند کر کے بولٹ کرتے ہوئے عمران سے کہا۔ دیکھا کرشمہ لال کنگوٹی

آپ کے یقین کرنے یا نہ کرنے سے حقا یُق نہیں بدل سکتے۔ خبر۔۔۔۔ میں دیکھوں گا کہ آپ لوگوں پر کس حد تک کسی جرم کے مرتکب ہونے کا شبہ کیا جاسکتا ہے۔

ضرورد کھیئے میں آپ کومنع نہیں کرتا۔

آپ دونوں پولیس کو طلع کئے بغیر سر دارگڈ ھے ہیں جاسکیں گے۔

اوہ۔۔۔ بہت بہتر۔صفدر نے زندہ دلی کا مظاہرہ کیا۔سردار گڈھ سے جانا توبڑی چیز ہے ہم آپ سے یو چھے بغیر شل خانے میں بھی قدم نہیں رکھیں گے۔

بے تکے باتیں نہ بیجئے۔ میں آپ کوشہے میں بند بھی کرسکتا ہوں؟۔انسپکٹر جھلا گیا۔صفدر لا پر واہی سے در وازے کی طرف مڑااور کمرے سے نکلتے وقت بلیٹ کر بولا۔

بہت بڑادل چاہئے تھانیدارصاحب۔ میں کسی بنیئے کالونڈ انہیں ہوں۔ ہوم سیکرٹری تک یہاں کھنچے چلے آئیں گے۔

اور پھراس کے جواب کا انتظار کئے بغیر وہ اپنے کمرے میں چلا آیا۔۔۔ یہاں عمران کانٹیبلوں کو یفین دلانے کی کوشش کرر ہاتھا کہ وہ حلیمہ خانم کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا۔
صفدر کود یکھتے ہی وہ اس کی طرف انگلی اٹھا کر دہاڑا۔ یہ ہے وہ دشمن جسے نے مجھے پاگل ثابت کرنے کی کوشش میں ۔۔۔۔ چیڑی اوٹی ۔۔۔۔ لاحول ولا قو شابت کرنے کی کوشش میں ۔۔۔۔ چیڑی اوٹی ۔۔۔۔ ہاہا۔۔۔۔۔ ایڑی کا زور لگایا

مگر پھر عمران کی ایک نئی حرکت نے اسے حدسے زیادہ نروس کر دیا۔ کیونکہ اسے عمران سے اس کی تو قع نہیں تھی ۔وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ وہ کسی بوڑھی عورت کو آ نکھ مارے گا۔
عورت بوریشئین تھی اس کے چہرے پر لا تعداد جھریاں تھیں ۔اگروہ اکہرے جسم کی ہوتی تو شایداتنی بدشکل معلوم نہ ہوتی جتنی موٹا پے کی وجہ سے معلوم ہوتی تھی ۔وہ عمران پر چڑھ دوڑی۔

صفدر بری طرح بوکھلا گیا۔اس کی سمجھ میں نہیں آ رہاتھا کہ وہ عمران کے ساتھ اسی میز پر بیٹھار ہے یا یہاں سے ہٹ ہی جائے۔

کیوں ماری تھی آئکھتم نے۔۔۔۔۔کیا سمجھتے ہو؟۔عورت ہانیتی ہوئی بولی۔ شہبیں۔۔۔۔ارے تو بہ۔عمران اپنا منہ پیٹنے لگا۔ بہک گئی ہوگی۔۔۔۔ورنہ میں نے تواس لڑکی کوآئکھ ماری تھی جو نیلے اسکرٹ میں ہے۔ نتہاراد ماغ تو نہیں خراب ہوگیا؟۔

آپٹھیک مجھی ہیں محتر مہ۔ صفدر جلدی سے بولا۔ ذرا آ ہستہ بولیئے۔۔۔ یہاس وقت نشے میں ہیں ۔۔۔ دونوں کی بدنا می ہے اس میں ۔۔۔ دونوں کی بدنا می ہے اس میں۔

ارے جاو۔۔۔۔۔عمران میز پر ہاتھ مارکر بولا۔تم کیوں دخل دیتے ہو۔ چیخنے دو۔ پچھلے سال میں نے دوکرنلوں اور تین منیجروں کوآ نکھ ماری تھی۔۔۔۔کسی نے کیا بگاڑ لیا تھا

بہت شاندار ہے۔ عمران سر ہلا کر بولا۔ ایک بارمیرے دادانے لال کنگوٹی میں ایک جن کو پچھاڑا تھا۔
کو پچھاڑا تھا مگر بعض روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ جن کونہیں بلکہ ڈرائی جن کو پچھاڑا تھا۔
عمران صاحب، ہم تفریح کے لیے آئے تھے کین س منحوس لال کنگوٹی نے بیڑا غرق کر دیا۔

پروانه کرو۔

کیاکریں گے آپ؟۔

نیک بندے صبر کے علاوہ اور کچھ نہیں کرتے ۔ صبر نہ کریں تو غصہ آئے اور خواہ نخواہ ہاضمہ خراب ہوکررہ جائے۔

آبا۔۔۔۔ہم نے ابھی تک رات کا کھانانہیں کھایا۔ صفدر برٹر ایا۔
وہیں ڈائینگ ہال میں کھائیں گے؟۔عمران نے پھے سوچتے ہوئے کہا۔
پھر پچھ دیر بعدوہ ڈائینگ ہال میں آئے۔عمران اس وقت کنگوٹی میں نہیں تھا۔ پھر بھی قیام کرنے والے اسے دیکھ کر ہننے گئے۔ اس وقت اس کے جسم پر بے تکا لباس بھی نہیں تھا۔
ڈھنگ کے کپڑے تھے۔ جوسلیقے کے ساتھ پہنے گئے تھے۔ مگراس سے چہرے پر پڑنے والی ماقت میں کیا فرق پڑتا؟۔۔۔۔۔۔۔اب تو لوگوں کو ہنننے کے لیے صرف اس کی شکل ہوتی تھی۔ صفدر نے ڈھٹائی اختیار کرنے کی کوشش شروع کردی۔

اب آپ فلسفہ چھیڑیں گے۔لیکن دیکھئے اب کیا طوفان اٹھتا ہے۔۔۔۔۔وہ منیجر کے کمرے کی طرف گئی ہے۔

جلدی سے کھا ناطلب کرو۔عمران نے کہا۔

صفدر برابراتا رہا۔ پولیس نے ہم پر پابندیاں عائد کی ہیں۔ اب آپ نے بیسب کچھ شروع رک دیا ہے۔ میں تو آپ کے ساتھ آکر پھچتا رہا ہوں۔

عمران نے ویٹر کو بلایا۔اور جب وہ قریب آگیا تواس نے اس سے راز دارانہ کہجے میں کہا۔

وہ نیلی اسکرٹ والی لڑکی کتنی حسین ہے۔

ہی۔ ہی۔ ہی۔ ہی۔ جی ہاں جناب۔۔۔۔کھانے کے لیے کیا لاوں؟۔ ویٹر نے نھا۔

ہائیں۔کیاتم مجھے دم خور سمجھتے ہو۔ میں اس لڑکی کی بات کررہا ہوں۔

جی ہاں ۔۔۔۔۔ جی ہاں ۔۔۔۔۔ جی اس عدا کی قدرت ہے

-----

میں اس کے لیے تین سوتک دے سکتا ہوں۔

وہ۔۔۔۔ قیام کرنے والوں میں سے ہے جناب۔۔۔۔ پیشہ ورنہیں معلوم ہوتی۔

www.1001Fun.com

میرا۔۔۔۔۔ایک بارایک خان بہادرکوآ نکھ ماری تھی جھک مارکررہ گئے تھے۔۔۔۔۔۔ میچلی جنگ میں اسی لیے حصہ لیا تھا کہ مٹلرکوآ نکھ مارنے کا موقع ملے مگروہ اس سے پہلے ہی مر گیا تھا۔۔۔۔۔۔ہاں۔

دیکھا آپ نے؟ ۔صفدرنے بے بسی سے کہا۔

میں ابھی بتاتی ہوں۔عورت نے کہا اور بھپر سے ہوئے انداز میں منیجر کے کمرے کی طرف چلی گئی۔

عمران صاحب آپ نے تو جینا دو کھر کر دیا ہے۔ صفدر نے غصیلے کہجے میں کہا۔
بس ۔۔۔ بس خاموش رہو۔ میں نہیں چا ہتا تھا کہ اسنے پرانے تعلقات ہونے کے
باوجود بھی تم سعورت کی طرف داری کروگے۔ جو تہاری کوئی رشتہ دار بھی نہیں گئی۔
اب میں پاگل ہوجاوں گا۔۔۔۔۔۔۔میری۔عمران نے ٹھنڈ سانس لے کر مایوسانہ لہجے میں
کما۔

آخرآپ جاہتے کیا ہیں؟۔

آ نکھ مارنے کی آزادی۔۔۔۔آزادی تحریر تقریر کی طرح یہ بھی ضروری ہے۔ آپ کے لیے توسب کچھ ضروری ہے۔۔۔۔۔۔اب صرف ننگے ہوکرنا چنے کی کسررہ گئی ہے۔ نەكىا\_

میں آپ کو پاگل خانے بھجوا سکتا ہوں۔

میں نے خود بھی کوشش کی تھی۔صدر نے زچ ہو کر کہا۔لیکن سردار گڈھ کے پاگل خانے میں جگہ بیں مل سکی۔

اگرآپ وہاں ان کا داخلہ کراسکیں تو میں بے حد شکر گزار رہوں گا۔ میری بھی جان چھوٹے گی۔

عمران اس پر پچھنہیں بولا۔البتہ منیجر کے چہرے سے ایسا ظاہر ہور ہا تھا جیسے وہ بے بسی محسوس کرر ہا ہو۔

ذرا آئے۔۔۔۔۔میرے ساتھ۔صفدراٹھتا ہوا بولا۔اوراسٹنٹ منیجراس کے ساتھ چلنے لگا۔ایک گوشے میں پہنچ کرصفدررکا اوراس نے آ ہستہ سے کہا۔ پاگل خانے میں تو جگہیں ہے جگہیں ہے کہا۔ پاگل خانے میں تو جگہیں ہے لیکن آپ انہیں حوالات ضرور بھجواسکتے ہیں۔

وہ آپ کے ساتھی ہیں؟۔ منیجر کا لہجہ طنزیہ تھا۔

ساتھی نہیں بلکہ چچا اور بھائی۔صفدر نے ٹھنڈی سانس لی۔ مگر میں اپنا پیچھا جھڑانا جا ہتا ہوں کیونکہ اب میری عزت پر بھی بن رہی ہے۔

نہ گھبرائیئے۔۔۔۔ کچھ نہ کچھ ہوکر ہی رہے گا۔ اگر پولیس نے آپ لوگوں پر یہیں

ویٹرنے راز دارانہ کہتے میں کہتے وقت آئکھیں جبکا کیں۔ تمہاراانعام الگ۔۔۔۔۔ پچاس روپے اس کے بھی لگاو۔ وہ توسبٹھیک ہے جناب۔ ویٹر مضطربانہ انداز میں ہاتھ ملتا ہوا بولا۔ مگروہ الیی لڑکی نہیں معلوم ہوتی۔ آپ کے لیے بہترین چیز مہیا کی جاسکتی ہے۔ کھانالا و۔صفدر غرایا۔ جاود فع ہوجاو۔

اچھا۔۔۔۔۔اچھا۔عمران نے سر ہلا کرجھینچے ہوئے انداز میں کہا۔ جاو پہلے کھا نالا و۔ ویٹر تنکھیوں سے صفدر کود کھتا ہوا دوسری طرف مڑگیا۔

حد ہوگئ۔ صفدر آئکھیں نکال کر بولا۔ بیسب کچھ کسی طرح بھی نہیں برداشت کیا جا سکتا۔ آپ ایسی السی حرکتیں کررہے ہیں جن کے متعلق میں بھی سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔ عمران کچھ کہنے کی والاتھا کہ اسٹینٹ منیجر دکھائی دیا جو تیزی سے ان کی طرف آ رہا تھا لیکن اس کے ساتھ وہ عورت نہیں تھی۔

آپلوگ مدسے بڑھ رہے ہیں۔وہ قریب آ کرغرایا۔

لوگ نہیں ۔ صرف میں ۔ عمران سینے پر ہاتھ مار کر بولا۔ میں آپ کو بھی آ نکھ مارسکتا ہوں ۔ بیدد کیھئے۔۔۔۔۔۔ بیماری۔۔۔۔ بیماری۔۔۔۔ اب چلئے۔ اچھی بات ہے۔اسٹینٹ منیجر جھینچے ہوئے انداز میں زبردستی ہنستا ہوا بولا۔ میں دیکھ لوں گاآپ کو۔ کچھ کروپیارے۔۔۔۔ورنہ میں بالکل مرجاوں گا۔

میں کیا کروں صاحب، میں کیا کرسکتا ہوں؟۔

پھرکون کرے گا؟۔

میں کیا بتا سکتا ہوں صاحب؟۔

ارے تم کیسے آ دمی ہو۔ نہ کچھ بتا سکتے ہواور نہ کچھ کر سکتے ہو۔ کیا میں یہ پلیٹ تمہاری سر پرتوڑ دوں؟۔

> جاو۔صفدرایک ہاتھا ٹھا کرغرایااورویٹرچپ چاپ کھسک گیا۔ ارے ہم کون ہوتے ہواسے بھاگانے والے؟۔عمران چڑ کر بولا۔

> > ہوش میں آ جائے عمران صاحب ورنہ نتیجہ بہت براہوگا۔

کیوں وہ کیا کہدر ہاتھا؟ عمران نے آگے جھک کرآ ہستہ سے پوچھا۔

صفدرنے اسے اپنی گفتگو کولب لباب بتایا۔

چلو۔۔۔۔۔ یہ بھی اچھا ہی ہوا۔عمران سر ہلا کر بولا۔ ورنہ ہوٹل چھوڑ نا پڑتا۔ ادھر پوزیشن یہ ہے کہ مجھے ابھی اس نیلے اسکرٹ والی سے عشق ہوگیا ہے۔سوچتا ہوں آج ہی اس میں اضافہ کر دوں تا کہ دونوں طرف آگ لگ جائے کیوں؟ کیا میں نے کوئی غلط بات کہی ہے؟۔

تھ ہرنے کی پابندی نہ عائد کر دی ہوتی تواس وقت تک حالات دوسرے ہوتے۔ یقیناً صفدر نے ایک طویل سانس لی۔اور سوچنے لگا۔ چلو عارضی ہی طوہر سہی جان تو چھوٹی۔ فی الحال نہ وہ حولات کی شکل دیکھ سکتے تھے اور نہ ہی ہوٹل سے نکلنے کا سوال پیدا ہوتا

\_i

آپ براه کرم انہیں قابومیں رکھنے کی کوشش کیجئے۔

بیِ میں کوشش تو کرتا ہوں ۔۔۔۔۔مگروہ کچھ نہ کچھ کر ہی گزرتے ہیں۔مثلا آ نکھ کا

د کیھئے میں دارگڈھ ہے۔ آپ لوگ پر دلیی ہیں۔ میں نہیں جا ہتا کہ سی مصیبت میں پڑ جا ئیں۔ان سے کہئے کہ وہ اپنی آئکھول کو بھی قابو میں رکھیں۔

صفدر نے صرف سر ہلا دیا۔ وہ عمران کی طرف دیکھنے لگا تھا۔ جواسی ویٹر سے گفتگو میں مشغول تھا جسے کھی دیر پہلے نیلے اسکرٹ والی لڑکی کے لیے ساڑھے تین سوکی پیشکش کی تھی۔ ویٹر میزیر کھانالگارہ اتھا۔

ادھراسٹنٹ منیجرصفدر کا د ماغ جاٹ رہا تھا۔اورصفدر یونہی اچھا اچھا کہے جا رہا تھا۔ بات ایک بھی بلیخ ہیں بڑی تھی۔

آ خرمنیجر رخصت ہو گیااور صفدر میز کی طرف بڑھا۔

عمران ویٹرسے پوچھر ہاتھا۔ بیانہیں دونوں کےساتھ رہتی ہے؟۔

جی ہیں شکرایا۔ سب انسپکٹر غرایا۔۔۔۔ فیاض نے ایک کرسی تھینج لی لیکن عمران کچھنہ بولا \_البنة و ه صفدر کو گھور رہا تھا۔

مجھاطلاع ملی ہے کہ آپ کے پاس اسلح بھی ہے؟۔سب انسکٹر نے عمران سے بوچھا۔ جی ہاں ۔۔۔۔۔ایک ریوالوراورایک دونالی بندوق عمران بھی فیاض کی طرف سے لا پرواہی ظاہر کرتا ہوا بولا۔ریوالوراپنی حفاظت کے لیے اور دونالی بندوق کسی فلم ڈائر یکٹر کے لیےر کھ چھوڑی ہے۔

> انسكِٹرنے كيٹين فياض كى طرف ديكھا۔ تم بھی بیٹھ جاو۔ فیاض نے اس سے کہا۔ بہت بہتر حضور عالی۔

اس نے فیاض سے کچھ پیچھے کرسی دھکیلی اور بیٹھ گیا۔

میرے پاس دونوں کا لایسنس بھی ہے۔ چوکیدار صاحب، ارر حیب۔ ارب باپ رے، تھانیدار صاحب۔۔۔۔ حالا کہ دو نالی بندوق لانے کی ضرورت نہیں تھی۔ مگر میں یہاڑوں پرعمو مادونالی بندوق لے جااتا ہوں ۔گر مجھےابھی تک فلم ڈائر یکٹرنہیںمل سکا۔ پنہیں آپ کیا کہدرہے ہیں؟۔

کئی سال ہے ایسی پہاڑن کی تلاش میں ہوں جیسی فلموں میں پیش کی جاتی ہیں ۔شوخ وشنگ، کچکتی، تھرکتی ہوئی۔۔۔ بیل گاڑی پر سوار ہے تو ناچ رہی ہے۔اونٹ پر سوار ہے تو ناچ براه کرم مجھے کھانا کھانے دیجئے۔ورنہ بھوکا ہی سویار ہوں گا۔

ارے جاوے عمران ہاتھ نیجا کر بولا عشق میں نے کیا ہے اور بھوکے تم سور ہوگے۔اب ا تنامیں بھی جانتا ہوں کہ جسے شق ہوتا ہے صرف اس کی بھوک مرجاتی ہے اس کے دوستوں پر کوئی اثرنہیں ہوتا۔

میں نہیں سمجھ سکتا کہ آخرا پکو کیا ہو گیاہے؟۔

اسی کوعشق کہتے ہیں۔عمران نے بھولے بن سے کہا۔ دوسروں کی سمجھ میں بھی نہیں آتا۔ صفدر براسا منه بنائے ہوءنوالے حلق سے اتارتار ہااور عمران اس طرح کھارہا تھا جیسے کھانے کی سات پشتوں پراحسان کرر ہاہو۔

اررررم ۔۔۔۔دفعتا اس نے سراٹھا کرکہا۔ بڑے بھائی آگئے۔ صفدر بھی سی طرف دیکھنے لگا۔۔۔۔ وہی سب انسپٹر ان کی طرف آرہا تھا۔جس سے شام کوجھڑ پیں ہوئی تھیں مگروہ تنہانہیں تھااس کےساتھ کیبیٹن فیاض بھی تھا۔صفدر نے بیسو جایہ تو بہت برا ہوا۔عمران کے ساتھ اس کا دیکھا جانا کیپٹن فیاض کے علم کی حد تک نامناسب تھا۔مگر اب کرتا بھی کیاوہ نہیں جانتا تھا کہ سراغر سانی کے ہیڈ کوارٹر سے فیاض ہی چلا آئے گا۔ یمی حضرات ہیں۔سب انسیکٹرنے کیپٹن فیاض سے کہا۔

آ ہا۔۔۔۔ آئے جناب کھانا حاضر ہے۔عمران نے فراخد لی کا مظاہرہ کرتے ہوئے

سیکرٹری۔۔۔۔۔ہماری گفتگو کا ایک ایک لفظ نوٹ کرو عمران نے صفدر سے کہا اور ویٹر کومیز صاف کرنے کا اشارہ کیا۔

فیاض پھرخاموش ہوگیا تھا۔شایدوہ میزصاف کرنے کا منتظرتھا۔ جب ویٹر برتن سمیٹ لے گیا تو اس نے جیب سے تھکڑیوں کا جوڑا نکال کرمیز پررکھ دیا۔صفدر نے اسے تنکھیوں سے دیکھااور نچلا ہونٹ چبانے لگا۔

کسی نہ کسی کوتو پھانسی ہونی ہی جا ہی ۔عمران ٹھنڈی سانس لے کر بولا۔ دبلی گردن میں پھندانہیں لگتا تو کسی موٹی گردن کو تلاش کرو۔۔۔۔

میں تم سے بوچھتا ہوں کہ تم یہاں کیا کررہے ہو؟۔ فیاض دانت پر دانت جما کرغرایا۔ بورمت کرو۔ عمران ہاتھ اٹھا کرغرایا۔ مجھے ان گیندوں سے قطعی کوئی دلچیسی نہیں ہے، جو تمہیں یہاں کھنچ لائی ہیں۔

تم آج تالب ہی میں موجود تھے جب قتل ہوا تھا؟۔ بس تو پھر تالاب میں کوئی الیاختجر تلاش کروجس پرمیری انگلیوں کے نشانات مل سکیں۔ آخرا یسے مواقع پرتمہاری موجود گی کیول ضروری ہوتی ہے؟۔ سویر فیاض میں گفتگو کے موڈ میں نہیں ہول صبح ملنا۔ رہی ہے۔۔۔۔۔گدھے کی دم پر۔۔۔۔یعنی کہ۔۔۔۔آئ تک مجھے ایسی کرتی کوئی پہاڑن نہیں مل سکی ۔۔۔۔ وہ بھی نہیں ۔۔ ملتا۔۔۔۔اب بتاوں میں کیا کروں ۔۔۔۔۔؟

تم جاو۔ فیاض نے انسکٹر کی طرف مڑ کر کہا۔

انسپکٹراٹھ گیا۔لیکن فیاض و ہیں بیٹھاعمر نا کو گھور تار ہا۔۔اورعمران۔

وہ اس طرح سر جھ کا کر کھانے میں مشغول ہو گیا تھا جیسے فیاض کو پہچا نتا ہی نہ ہو۔ فیاض نے کچھ دیر بعد سگریٹ کیس سے سگریٹ نکالا اور اسے سلگا کر کرسی کی پیٹ سے ٹک حیا۔ صفدر

کھاناختم کر چکاتھا۔ فیاض نے اس کی طرف سگریٹ کیس بڑھایا۔

اوہ نہیںشکریہ۔صفدرنے کہا۔

لیجئے نا۔ فیاض نے مسکرا کرکہا۔آپ سگریٹ توییتے ہی ہوں گے؟۔

میراسکرٹری میرے سامنے سگریٹ پینے کی جرات نہیں کرسکتا عمران نے سراٹھائے بغیر

کہا۔

مگر پولیس رپورٹ میں تو چچازاد بھائی کا حوالہ ہے؟۔ فیاض آ س کھیں نکال کرغرایا۔ ہمپ عمران نے سراٹھا کر کہا۔ چند لمحے فیاض کی آئکھوں میں دیکھار ہا پھر بولا۔ ابھی ابھی میں ایک بوڑھی عورت کو آئکھ مارچکا ہوں۔ اس لیے مجھے آئکھیں نہ دکھا و۔۔۔۔ میں بہت اداس ہوں۔ بولا ـ

یاریمی چکرتوسمجھ میں نہیں آتا۔تم نے کیا نظریہ قائم کیا ہے؟۔ ابھی کچھ بھی نہیں۔عمران نے مایوسانہ لہجے میں کہا۔اورا گرمجھ پراسی قسم کی پابندیاں عائید رہیں تو شاید حشر تک کوئی نظریہ عائید نہ کرسکوں۔

اوہو۔ پابندیوں کی بات جھوڑو۔وہ تو ابھی ختم ہوسکتی ہیں۔ میں دراصل بیرچا ہتا ہوں کہ یہاں سے نا کام واپس نہ جاوں۔

الیاہوسکتاہے کہ تہاری مدد کروں۔عمران نے پچھ سوچتے ہوئے کہا۔

لیکن اسی شرط پر کہتم مجھ سے یہاں اس ہوٹل میں دوبارہ نہ ملنا۔ دوسری بات یہ کہ میری سیکرٹری کواسی وقت یہاں سے ہتھکڑیاں لگا کرلے جاو لیکن اسے حوالات میں کوئی تکلیف نہ ہونے پائے۔ تیسری بات یہ کہ ہوٹل کے ذمہ داروں کو ہدایت کرو کہ مجھے ہوٹل سے نہ نکالیس اور میرے لیے اب یہ پابندی نہیں رہ گئی کہ میں ہوٹل کی کمپاونڈ تک محدو در ہوں۔

فیاض تھوڑی دیر تک کچھ سوچتار ہا پھر بولا۔ چلومنظور ہے۔

آ ہاکھہرولیکنتم ابھی اس کی وجہ بیں پوچھوگے؟۔

یہ بھی منظور ہے۔

گڈ۔عمران سر ہلا کر بولا۔تو پھراب کھیل شروع ہوجانا جا ہئے۔

میں تم سے صرف اتنا ہی پوچھنا چاہتا ہوں کہ تھکڑیوں کا یہ جوڑا کس کے لیے ہے؟۔ فیاض نے زہر بلے لہجے میں پوچھا۔

شایدتمهارے لیے۔عمران کا موڈ بگر گیا۔لیکن اس نے مزید کچھ کہنے سے پہلے صفدرکو وہاں سے ہٹادیناہی مناسب سمجھا۔

سیکرٹری۔اس نے کہا۔تم آ رام کرو۔ میں شطرنج کی ایک بازی کھیلے بغیرسونے کے لیے نہیں جاول گا۔

صفدر کے چلے جانے کے بعدتھوڑی دیر تک دونوں خاموش رہے پھرعمران نے کہا۔ میری دانست میں یہ تھکڑیاں صرف تمہارے ہی ہاتھوں کے لیےموز وں رہے گی۔ بکواس مت کرو۔

یہ میں صرف اس لیے کہہ رہا ہوں مائی ڈی ئریر نٹنڈنٹ کہتم خواہ مخواہ دارالحکومت سے یہاں دوڑے چلے آئے ہو۔ بیمعاملہ تمہارے بس کانہیں ہے۔

شهییںاس سے سرو کارنہ ہونا چاہئے۔

اگر جھے سروکارنہ ہواتو تم کسی کومنہ دکھانے کے قابل بھی نہرہ جاوگ۔ ویسے اگرتم اس کیس کو بچھ سکتے ہوتو یہی بتادو کہ ان گیندوں سے متعلق کی واداتیں ہوجانے کے باوجود بھی لوگ ان کے پیچھے کیوں دوڑتے ہیں؟۔

فیاض تھوڑی دیر تک اس کی طرف دیکتا رہا پھریک بیک غیرمتوقع طور پرنرم لہجے میں

www.1001Fun.com

پھر کچھ دریہ بعد عمران اپنے کمرے میں چلا آیا۔

اس نے صفدر کو بتایا تھا کہ گیند پر جھپٹنے والوں میں سے دوآ دمیوں کے چہرے اسے اچھی طرح یاد تھے۔ اور یہ حقیقت ہے کہ وہ اس وقت بھی ڈائینگ ہال میں ان دونوں آ دمیوں میں دلچیبی لیتار ہاتھا۔ نیلے اسکرٹ والی لڑکی انہیں دونوں کے ساتھ تھی اور عمران نے ویٹر سے معلوم

کرلیاتھا کہ وہ ان کے ساتھ ہی رہتی ہے۔لڑکی سفید فام تھی لیکن وہ دونوں دیسی ہی تھے۔

دوسری مج عمران نے اسٹینٹ منیجر کوفون پرمطلع کیا کہوہ اس کے ہوٹل سے جار ہاہے۔

مجھافسوں ہے کہ آپ ایسانہ کرسکیں گے؟۔دوسری طرف سے آواز آئی۔

كيون؟عمران كالهجه غصيلاتها\_

ہمیں بولیس کی طرف سے یہی ہدایت ملی ہے کہ آپ کوسامان سمیت باہر نہ جانے

ر بي -

تم جھوٹے ہو مجھے کوئی نہیں روک سکتا۔

اچھی بات ہے کوشش کر کے دیکھئے؟۔

مسٹر منیجر میں تہہیں آگاہ کردینا چاہتا ہوں کہ تم غلطی پر ہو۔تم مجھے یہاں قید نہیں کر سکتے۔ آپ تفریحا باہر جا سکتے ہیں۔ دوسری طرف سے آواز آئی۔لیکن آپ کامستقل قیام یہیں رہے گا۔

ارے واہ تو کیامیں زندگی بھریہیں پڑار ہوں گا؟۔

کچھاوگ پولیس والوں کو برا بھلا کہنے لگے۔

میں توجانتا تھا کہ بیہو کے رہے گا۔اسٹنٹ منیجر بولا۔

آپ جانتے تھے نا۔عمران ہاتھ ہلا کر چیخا۔ میں بھی یہ جانتا ہوں کہ اس ہوٹل میں شریفوں کا گزرناممکن ہے۔

آپ ہوٹل کوئہیں بدنام کر سکتے جناب۔

ہوٹل بدنام ہوکرر ہے گا گلے سیزن پرتم لوگ کوئی اور دھندا کرتے ہوئے نظر آ وگے۔ اسٹینٹ نیجر دوسرے لوگوں سے انصاف طلب کرنے لگالیکن شایداس وقت کوئی اس کا ساتھ دینے کے موڈ میں نہیں تھا۔ آج ڈائینگ ہال کی ایک بھی میز خالی نہیں تھی ۔لیکن اسے تو بہر حال ڈائینگ ہال میں بیٹھنا تھا۔۔۔۔۔لیکن آج وہ اپنی میزیر تہا تھا۔

ہوٹل کی کئی پیشہ ورلڑ کیاں اس کی حماقت آمیز اداسی پر مغموم نظر آنے لگی تھیں۔لیکن نہ جانے کیوں ان میں سے کسی نے بھی قریب آئے ہمدر دی نہیں ظاہر کی تھی۔

آج نیلے اسکرٹ والی بھی تنہاتھی۔اس کے دونوں ساتھی بھی موجو دنہیں تھے۔عمران نے ان کے نام معلوم کر لیے تھے۔ایک کا نام والٹن تھا اور دوسر کے اگر وبر۔ دونوں دیسی عیسائی تھے۔لڑکی کی صحیح قو میت نہیں معلوم ہوسکی تھی۔لیکن وہ غیر ملکی ہی تھی اور اس کا نام لزی تھا۔ آج سے لڑکی نارنجی رنگ کے اسکرٹ میں تھی۔

جب عمران نے محسوں کیا کہ وہ بھی اسے ترخم نظروں سے دیکھ رہی ہے تو اس نے اپنے چہرے پر اور زیادہ سوگ طاری کر لیا اور اس طرح بار بار آئھوں پر ہاتھ پھیرنے لگا جیسے آنسو بھی پونچھ رہا ہواور اس پر بور بھی ہور ہا ہو کہ کہیں کوئی دیکھ نہلے۔

یک بیک وہ لڑکی اپنے میز سے آتھی اور سیدھی اس کے پاس چلی آئی۔

تم بہت مغموم ہو؟۔اس نے بیٹھتے ہوئے کہا۔ میں تمہارے لیے رنجیدہ ہوں۔

میری میں نہیں آتا کہ میں کیا کروں؟۔عمران بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔ کیا ہواسے

حوالات میں کھانا دیتے ہوں گے۔میرے بھائی کو؟۔

نہیں،مصرف اس کیس کے اختتام تک۔۔۔۔ پولیس یہی چاہتی ہے۔ کچھ دیر بعد عمران ہوٹل کی کمپاونڈ سے باہرنظر آیا۔اس نے ایکٹیسی لی اور تار گھر کی طرف روانہ ہوگیا۔

اسے ٹرنک کال کرنی تھی، جو بلیک زیرو کے لیے تھی۔۔۔۔تقریباڈیڈھ گھنٹے تک اسے کال کے لیے منتظرر ہنا پڑا۔خدا خدا کر کے لایئن ملی ۔ دوسری طرف سے بلیک زیروہی بول رہا تھا۔عمران نے کوڈ ورڈ زمیں اسے مختصراسب کچھ بتادیا اور مدایت کی کہوہ کیپٹن خاوراور لفٹینٹ چوہان کوسر دار گڈھ کے لیے آج ہی روانہ کردے۔اس کال کے بعداسے اس آ دمی کی فکر ہوئی جوگیند کے حادثے میں زخمی ہوکر ذہنی توازن کھو بیٹھا تھا۔اوراب بھی سرکاری ہسپتال ہی میں تھا۔ مگروہ بذات خوداس کے متعلق تفشیش نہیں کرسکتا تھا کیونکہ اس کی دانست میں مجرم بہت حالاک تھیاور وہ نہیں جا ہتا تھا کہان کی نظروں میں آ جائے ۔ یہی وجبھی کہان کےاب تک کشبہات رفع کرنے کے لیےاس نے پیچیلی رات صفدر کو حراست میں دے دیا تھا۔ وہ پیھی پیندنہیں کرتا تھا کہ فیاض یااس کے محکمے کے ذریعے تفتیش کرائے ویسے اس میں کوئی دشواری بیش نه آتی لیکن به بھی ضروری نہیں تھا کہ کام اس کے حدب منشاہی ہوتا۔ وہ پھر ہوٹل میں واپس گیا۔اباس کے چہرے پرنظر آنے والی حماقت میں اداسی کا بھی اضافه ہو گیا تھا۔

بعض لوگ اسے ہمدر دی اور ترحم سے دیکھ رہے تھاس کے چہرے پر مایوسی اوراداسی کی

تم ہی کوئی تدبیر ہتاو۔۔۔اگر میں اسے ساتھ لیے بغیر واپس گیا تو ممی مجھے گھرسے نکال یں گی۔

> مگروہ تہارے ساتھ کیوں نہیں آئی تھیں؟ لڑکی نے مسکرا کر پوچھا۔ میرانداق نہاڑاد میں بہت مظلوم ہوں۔

مگروہ لوگ تہہیں بھی ساتھ کیوں نہیں لے گئے؟ لڑکی نے پوچھا۔

قسمت اچھی تھی ان کی کہ مجھے نہیں لے گئے ورنہ میں حولات مولیتی خانہ بنادیتا۔ عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔ اب وہ تن کر بیٹھ گیا تھا۔ مگر آئھوں میں سرخی تھی۔ بالکل ایسی ہی جیسے بہت دیر تک روتار ہا ہو۔

کیا یہ سے کہتم ذہنی فتور میں مبتلا ہو، یہاں ہوٹل میں یہی مشہور ہے؟۔
دفعتا عمران کولڑ کی کے دونوں ساتھی دکھائی دیئے۔اس نے بظاہران پرایک اچٹتی ہوئی
نظر ڈالی تھی۔لیکن یہہ حیقیت اس سے پوشیدہ نہ رہی تھی کہ وہ دونوں لڑکی کو خصیلی نظروں سے
گھورر ہے تھے۔

لڑکی انہیں دیکھتے ہی اٹھ گئ تھی لیکن وہ اس کی میز پرنہیں رکے۔شایدوہ او پری منزل پر اپنے کمروں میں جارہے تھے۔لڑکی بھی زینوں کی طرف بڑھ گئ تھی۔عمران جہاں تھاو ہیں بیٹھا رہا۔ مگر کچھ دیر بعداٹھنا ہی بڑا کیونکہ وہ ان لوگوں پرنظرر کھنا جیا ہتا تھا۔ اس کی آئکھوں سے دوسیال دھاریاں گالوں پرڈھلک آئیں۔ ارے۔تم اس کی فکرمت کرو۔حوالات میں لوگ بھو کے نہیں رکھے جاتے۔لڑکی نے ہا۔

اب وہ حوالات سے کیسے نکلے گا؟۔

کیاتم کسی سے ضانت نہیں دلوا سکتے ؟۔

میں یہاں کسی کوئیں جانتا۔

پھر بتاومیں تبہارے لیے کیا کروں تم مجھے نتھے سے بچے معلوم ہوتے ہو؟۔

عمران پہلے توبسور تار ہا پھر بازووں میں منہ چھپا کرسسکیاں لینے لگا۔

او ہوشاید یہاں کا ماحول تہیں نکلیف دہ معلوم ہور ہاہے چلو باہر چلیں ۔لڑکی جلدی سے

بولی۔

نہیں۔ میں کا بیرے دیکھوں گا۔عمران سسکیاں لیتا ہوا بولا۔لڑکی کوہنسی آگئی۔لیکن پھر اس نے جلدی سے ہونٹ بھینج لیے۔

تمہیں شرم نہیں آتی اس طرح روتے ہوئے ؟۔اس نے کہا۔

آتی توہے۔مگر میں کیا کروں۔میرا بھائی۔عمران اسی طرح منہ چھپائے روتا ہوا بولا۔ اب وہ مجھے کیسے ملے گا۔میں کیا کروں؟۔

اس قتم کی ذہنیت تو تمہیں صبر ہی کرنے پر مجبور کردے گی ۔ لڑکی نے قدر ہے جھنجھلا ہٹ

ان یں سے ایک اوی ہمرہ اوی ہمرہ اور سے میں تہیں خیال آجائے کہ لباس میں کسی قتم کا بے ڈھنگا ہیں۔اگرتم کہیں جارہے ہواور راستے میں تہیں خیال آجائے کہ لباس میں کسی قتم کا بے ڈھنگا بین پیدا ہوگی اہے۔تو تم اس وہم میں مبتلا ہوجاو کے کہ سارے راہ گیرتمہارے لباس کے اسی عیب کود کیورہے ہیں۔مگرتم خواہ مخواہ بورہوتے رہتے ہو۔اسی طرح اس معاملے میں بھی تمہیں وہم ہوسکتا ہے کہ کچھلوگ تمہیں شہبے کی نظر سے دیکھتے ہیں۔

اف۔۔۔۔فوہ۔۔۔۔دوسرابولا۔اتنی کمبی تقریر۔آ خرتم کہنا کیا جا ہے ہو؟۔ یبی کہ بہت زیادہ احتیاط برتنے کی ضرورت نہیں ہے۔ورنہ تم سے لا تعداد غلطیاں سرز د یوں گی۔

يه نطق ميري مجھ مين نہيں آتى ؟ لزى كى آواز آئى۔

تمہاری سمجھ میں نہیں آئے گی۔ غصیلے لہجے میں جواب ملا۔ تم تو حدسے زیادہ لا پرواہ ہو آخرا کیا۔ ایسے آدمی کے ساتھ بیٹھنا کہاں کی عقل مندی تھی جسے خیر جانے دو۔ میں فی الحال کسی بحث میں نہیں پڑنا جا ہتا۔ بستم دونوں روانہ ہوجاو۔ تمہیں دو گھنٹے کے اندروہاں پہنچنا ہے۔ کیشٹ میں نہیں جو بتدریج دور ہوتی جا کچھ دیر تک خاموثی رہی پھر عمران نے قدموں کی آوازیں سنیں جو بتدریج دور ہوتی جا رہی تھیں۔ وہ بھی باہر نکل آیا۔۔۔۔۔۔۔اس نے انہیں زنیوں کی جانب مڑتے دیکھا۔

اپنے کمرے میں آکراس نے لبس تبدیل کیا اور پلاسٹک کی وہ ناک نکالی جس کے پنچے گھنی مونچو میں ہوجا تا تھا۔ گھنی مونچو میں بھی موجود تھیں۔ یہ اس کاریڈی میڈ میک اپ تھا جوا کثر راہ چلتے ہی ہوجا تا تھا۔ ناک کا خول ناک پرفٹ ہوجا تا تھا اور مونچوں اوپری ہونٹ پرفٹ ہوجاتی تھیں۔ اس نے فی الحال اسے کوٹ کی جیب میں ڈال لیا۔

مسله مشکل تھا اس لیے اسے سوچ سمجھ کرئی قدم اٹھا ناتھا۔ یہ بھی ضروری نہیں تھا کہ اس کا شہدرست ہی نکلتا۔ یعنی وہ تینوں حقیقتا اس جرم میں ملوث ہی تھے۔۔۔۔۔ ویسے والٹن اور گروبرکواس نے بلا شبہ گیند کی طرف جھپٹتے دیکھا تھا اور اسے مدنظر رکھ کر اس نے جونظریہ قائم کیا تھا اس میں اتنی جان تو تھی ہی کہ وہ کوئی طریق کا رشعین کر کے اس پر بچھ وقت صرف کر سکتا۔ وہ کمرے سے نکلا۔ ابھی تک وہ اپنی ہی ناک میں تھا یعنی مصنوعی ناک نہیں استعمال کی تھی۔ کمرے سے نکلا۔ ابھی تک وہ اپنی ہی ناک میں تھا یعنی مصنوعی ناک نہیں استعمال کی تھی۔ وُٹائینگ ہال میں پروگر ام شروع ہو چکا تھا۔ ہال کی روشنی گل کر دی گئی اور صرف اسٹیج بے حدروشن تھا۔ لیکن ہال میں بھی اندھیر انہیں تھا۔ اسٹیج کی روشنی اتنی تیز تھی کہ اس کے عکس نے مدروشن تھا۔ لیکن ہال میں بھی اندھیر انہیں تھا۔ اسٹیج کی روشنی اتنی تیز تھی کہ اس کے عکس نے ہال کو تاریک ہوجا نے سے بچالیا تھا۔ عمران وہاں رکے بغیر آگے بڑھتا چلا گیا۔ اب وہ انہیں زینوں پر پر تھا جن سے گز رکر والٹن ، لزی۔ اور گروبر بالائی منزل پر گئے۔ اب وہ انہیں زینوں پر پر تھا جن سے گز رکر والٹن ، لزی۔ اور گروبر بالائی منزل پر گئے۔

اب عمران کے چہرے پرمصنوعی ناک اور گھنی مونچھوں کا اضافہ ہو چکا تھا۔ وہ بالکل شرابیوں کے سے انداز میں چلتار ہا۔۔۔جیسے ہی وہ دوسری راہداری میں مڑاوہ تینوں نظر آگئے

آپخودسوچیع جناب۔۔۔۔۔

یرواہ مت کرومیں اسٹیکسی کے پیچھے نہیں ہوں بلکہ وہٹیکسی میرے آ گے ہے لینی کہ مجھ میں نہیں ہ تا کتمہیں کیسے مجھاوں۔

دفعتا اس نے ٹیکسی کوایک عمارت کے کمیاونڈ میں مڑتے دیکھا۔ بیسردار گڈھ کا ایک مشهورنا يُك كلب كريسنت تها ـ

احیما بھائی لے اتاردے۔عمران نے کہا۔کان پکڑ لیے۔۔۔۔ آئندہ بیوی تو کیا بیوی کے باپ کا بھی تعاقب نہیں کریں گے۔

ڈرائیورنے ٹیکسی سڑک کے کنارے لگادی۔

عمران نے نیچے اتر کر کرایہ ادا کیا اور کنگڑا تا ہوا کر بینٹ کی طرف چلنے لگا۔

کریسنٹ ایک شاندار نایئ کلب تھا۔ دور دور تک اس کی شہرت تھی۔ سیزن میں خصوصیت سے ذی حیثیت سیاحوں سے بھرار ہتا تھا۔عمران ہال میں داخل ہوا۔۔۔۔ آر کسٹرا جاز بجار ہا تھا۔اور دود صیارنگ کی روشنی سارے ہال میں بگھری ہوئی تھی۔اس نے کر دبراور لزی کوجلد ہی دیکھ لیا۔میزیران دونوں کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا۔ آس یاس کی کئی مزیں بھی خالي تحيير ـ کچھدور بعدوہ ہوٹل کی کمیاونڈ میں تھا۔گروبراورلزی باہرآئے۔شایدانہیں والٹن ہی کی جانب سے کہیں جانے کی مدایت ملی تھی۔وہ ایک ٹیکسی میں بیٹھ گئے ۔عمران نے بھی عجلت ہی میں دوسری ٹیکسی سنجالی تھی لیکن اس کی ٹیکسی اس وقت تک حرکت میں نہیں آئی۔ جب تک کہ آگلی ٹیسی نے کچھ فاصلنہیں طے کرایا۔

تعاقب سلیقے سے ہور ہاتھا۔عمران کاٹیکسی ڈرائیورسمجھاتھا کہ شایدوہ اس لڑ کی کا تعاقب کرر ہاتھااس لیےاس نے موقع نکال کرایسی بھاگ دوڑ کی کہانیاں چھیڑ دیں اور عمران کچھ دیر بعدا کتا کر بولا۔وہ میری بےوفا بیوی ہے۔

> ارے۔۔۔۔اف فوہ ٹیکسی ڈرائیور بوکل کر بولا۔ پھر آپ کیا کریں گے؟۔ جہاں وہ جائے گی وہاں میں بھی جاوں گا۔

> > صاحب کوئی گربروتونهیں ہوگی کہ میں خواہ مخواہ دہرلیا جاوں؟۔

ہاہا،ارے۔۔۔۔ نہیںتم غلط سمجھے۔وہ اپنے خالو کے ساتھ جارہی ہے۔

پھرآپ نے بے وفا کیوں کہا؟۔

نہیں تو۔۔۔۔تم نے غلط مجھا ہوگا۔ میں دراصل اسے اس وقت متحیر کرنا جا ہتا ہوں۔ ابھی ابھی باہر سے آیا ہوں۔اس سے ملاقات نہیں ہوئی۔۔۔۔ ہاہا۔۔۔۔ بڑالطف رہے گا۔ مگر ڈرائیورشایداب بھی غیر مطمئن تھا۔

میں آپ سے معافی چاہتا ہوں جناب۔ ڈرائیور نے تھوڑی دیر بعد کہا۔ ہم قانو ناکسی

آ ہا۔تم۔۔۔۔وہ طنزیدا نداز میں ہنسا۔ کیااب پیھر میں جونک کگے گی؟۔

خاموش رہو۔ لزی کا لہجہ غصیلہ تھا۔

جھگڑا کروگی۔ کیوں؟۔

لزی نے کوئی جواب نہ دیا۔ اوراتنے میں ویٹر شراب کی ٹرے لایا۔

چلواٹھاو۔لزی بولی۔اب اس وقت میں الجھن پیدا کرنے والی باتیں سننا پیند نہ کروں

کی۔

عمران نے اپنے کا فی منگائی تھی۔

پھرلزی اور گروبر پیتے اوراوٹ پٹانگ باتیں کرتے رہے۔

عمران سوچ رہاتھا کہ آخروہ دونوں یہاں کیوں بھیجے گئے ہیں۔ویسےان کی گفتگو سے تو

اسے اندازہ ہو گیاتھا کہ اس نے ان کے متعلق کوئی نظریہ قائم کرنے میں قطعی نہیں گی۔

ار بے لزی بس۔ دفعتا گروبر بھرائی ہوئی آ واز میں بولا۔ آج تو تم پلاتی ہی چلی جارہی

ہو نہیں ابنہیں۔کام بھی تو کرنا ہے۔

کام کی فکرتمہیں نہ ہونی جا ہے۔وہ تو مجھے کرنا ہے۔لزی نے کہا۔

ہام،گر برد کی آ واز میں ہلکی سی غراہٹ بھی شامل تھی۔

اس دوران میں عمران نے کرسی بدل کی تھی اورانہیں بخو بی دیکھ سکتا تھا۔اس نے گروبر کی آئکھوں میں بے اختیاری پڑھ کی۔اییامعلوم ہور ہاتھا جیسے اسے ان کے بیان پریقین نہ آیا ww.1001Fun.com

عمران نے ایک میزمنتخب کی اوران کی طرف بیثت کر کے بیٹھ گیا۔

وہ دونوں خاموش ہی تھے۔لزی نے کچھ در یعدویٹر کو بلا کروہسکی اور پورٹ طلب کیں۔

بھرویٹر کے جانے کے بعد گروبرسے بولی۔

والنن شایداس بات پرخفا ہوگیا ہے کہ میں اس احمق آ دمی کے پاس پیٹی ہوئی تھی۔

میرابھی یہی خیال ہے کہتم نے تلطی کی تھی۔

کیوں؟۔ایک نہیں درجنوں آ دمیوں کو میں نے اس سے گفتگو کرتے دیکھا ہے پھر ہنس

کرکہا۔ورنہ م جانتے ہی ہوکہ میں نے آج تک کسی مرد پر رحم نہیں کیا۔

تم اتنی اکڑنے کیوں لگی ہو؟ ۔ گروبر بولا۔

اس لیے کہ میںتم سبھوں کی عقل ہوں۔

اس کے باوجود بھی تمہیں احمقوں پررخم آتا ہے۔ مگر میں اسے احمق نہیں سمجھتا۔ وہ یقینی طور سے

پر کوئی رنگین مزاج رئیس زادہ ہے اور لڑ کیوں کواپنی طرف متوجہ کرنے کے لیے مضحکہ خیز حرکتیں

کرتاہے۔

میں تم سے متفق نہیں ہوں۔

کوئی دلیل؟۔

ختم کرو، میں اس بحث میں نہیں پڑنا جا ہتی۔ ہوسکتا ہے کہ میں اسے پسند کرنے لگی

ہوں۔

کیا ہم ہوا کی حجامت بنا کیں گے؟۔

یچھ بھی ہو۔وہ آگے پیچھے جھولتا ہوا بولا۔تو تم نے مجھ پرظلم کیا ہے۔اتنی بلادی۔۔۔ میراد ماغ قابومیں نہیں ہے۔

ارے ہم کیون فکر کرتے ہو۔ میں سب کچھ ٹھیک کرلوں گی۔

گروبر کرسی کی پشت سے ٹک گیا اور آئکھیں بند کر لیں ۔ لزی اسے ایسی نظروں سے دیکھتی رہی۔ جیسے کا م تسلی بخش طور پر ہواہے۔

پھرعمران نے گروبرکومیز پرسر ٹیکتے ہوئے دیکھا۔ وہ بھرائی ہوئی آ واز میں آ ہستہ آ ہستہ آ کچھ بڑ بڑا تا بھی جار ہاتھا۔

ذراہی سی دریمیں وہ خاموش ہوگیا۔عمران نے لزی کے ہونٹوں پر عجیب سی مسکراہٹ دیکھی جسے وہ کوئی مخصوص معنی نہ پہنا سکا۔

گرونی ۔۔۔۔گرونی ۔لزی نے گروبر کا شانہ ہلا کر آواز دی کیکن کوئی جواب نہ ملا، لزی اس کا شانہ چھوڑ کر جاروں طرف دیکھنے گئی۔

پھر عمران نے دیکھا کہ تین مختلف گوشوں سے تین آ دمی اٹھ کرلزی کی میز کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ یہ تیوں وضع قطع سے مہذب اور تعلیم یا فتہ معلوم ہوتے تھے۔ان کے لباس معمولی نہتھے۔

لزی ان سے آ ہستہ آ ہستہ کچھ کہتی رہی اور پھران میں سے دوآ دمیوں نے گروبر کی

د فعتا وه میز پر دونوں ہاتھ ٹیک کر جھکتا ہواغرایا۔ کیوں؟ کیا کھیل؟۔ کیسا کھیل؟۔لزی کی بھنویں سکڑ گئیں۔

میں اس روسیاہ کی طرف سے مطمئن نہیں رہتا اس لیے مجھے شبہ ہے کہ وہ بھی مجھے شبے کی نظر سے دیکھتا ہے۔

تم ایسے برے الفاظ میں اس کا تذکرہ نہ کرو۔ لزینی غصیلے کہجے میں کہا۔ کیونکہ میں اسے پوچتی ہوں۔ وہ میراہیروہے۔

وہ تمہارا ہیرو ہے۔ گروبر کا اہجہ زہریلہ تھا۔ لیکن تم شایداس کے سیح نام سے واقف نہ ہو۔ اس کی شکل بھی نہ دیکھی ۔

یہی توسب سے بڑی کشش ہے اس میں۔

جہنم میں جھونکواسے۔ گروبرمیز پر گھونسہ مار کرغرایا۔اس وقت کی بات کروتم مجھے یہاں کیول لائی ہو۔

میں لائی ہوں۔۔۔۔یا والٹن نے بھیجاہے۔

کیاوہ جو کام میرے علم میں لایا گیا تھا۔ وہی اصلیت ہے یا۔۔۔۔۔۔۔پھر؟۔ میں کچھ بھی نہیں جانتی۔البتہ ہمیں جو کام کرنا ہے اس کے لیے تقریباایک گھنٹے تک انتظار کرنا پڑے گا۔گرمیری دانست میں بی بھی ضروری نہیں ہے کہ کام ہوہی جائے کیونکہ وہ نہ آیا تو

√Page 26

کتے کے بلو۔ گروبرغرار ہاتھا۔ تم لوگ مجھے دھوکہ ہیں دے سکتے۔ میں پہلے ہی جانتا تھا کہ آج کی رات مجھ پر سخت ہے۔

عمران نے سوچا کہیں اتن سخت نہ ہوجائے کہ اندھیرے میں اس کی آنتیں ہی پیٹ سے باہر آ جائیں۔ کیونکہ وہ اسے یہاں ذبح کرنے کے لیے لائے شے۔ ان کے پاس چیرا یقینی طور پر ہوگا۔ یہ سوچ کر اس نے اوپر ہی سے ہا نک لگائی۔ ارب یہ کیا ہور ہا ہے۔۔۔۔۔۔ واض ہے۔۔۔۔۔۔ رامو کون ہے۔۔۔۔۔۔ مزیز۔۔۔۔۔ عبدل ۔۔۔۔۔ نصیر۔۔۔۔۔ رامو

لڑنے والے یک بیک منتشر ہوگئے اور پھر تین سائے تو نشیب میں دوڑتے چلے گئے اور اور اور عمران بڑی تی سے ایک جانب ہٹ کر کھڑا ہو اور ایک بچاو بچاو بچاو بچاو بھر جیسے ہی گرو براو پر بہنچا۔ عمران نے آ ہستہ سے کہا۔ شکر بیادا کرو؟۔

تم کون ہودوست؟ ۔گروبر کے لہجے میں اشتیاق تھا۔ ایک بہت بڑا آ دمی ۔عمران نے جواب دیا۔ قریب آ و؟۔

تم اپنی حفاظت کرو۔ مجھے قریب بلانے سے کوئی فائدہ نہیں۔

بغلوں میں ہاتھ ڈال کراسے اٹھادیالیکن وہ اپنی قوت سے کھڑ انہیں ہوسکتا تھا۔اس کی آئکھیں بند تھیں اور وہ گہری گہری سانسیں لے رہا تھا۔

لزی بھی اٹھ گئی۔ کچھ دیر بعدوہ تیسرے آدمی کے ساتھ چل رہی تھی۔ اور وہ دونوں گروبر
کوزبرد تی چلانے کی کوشش کررہے تھے۔ بدقت تمام وہ اسے کمپاونڈ میں لے جاسکے۔
وہاں سے لزی تو تنہا ایک طرف چل دی اور گروبران مینوں کے ساتھ رہ گیا۔ عمران نہیں
فیصلہ کیا کہ وہ ان مینوں کا تعاقب کرے گا۔

اب وہ گروبرکوایک جانب تھیٹنے گئے۔ وہاں کی ٹیکسیاں بھی موجودتھیں۔لیکن وہ پیدل ہی گھیٹنے رہے۔اس سے عمران نے اندازہ کرلیا کہ وہ زیادہ دورنہیں جائیں گے۔نایک کلب کرلین ہے آس پاس آبادی نہیں تھی۔البتہ پہاڑوں کے سلسلے دور تک بھیلے ہوئے تھے اور ایساسنا ٹاان پر مسلط تھا۔ جیسے صدیوں سے ان میں کسی قشم کی آ واز ہی نہ تنی گئی ہو۔

کلب سے پچھ دور چلنے کے بعدوہ ایک طرف نشیب میں اتر نے گئے۔عمران چٹانوں کی آڑلیتا ہوا برابران کا تعاقب کررہاتھا۔

ایک جگہاس نے انہیں رکتے دیکھا۔ گروبران کی گرفت میں کھڑا جھوم رہا تھا اوراس کے حلق سے بے ہنگم آوازیں نکل رہی تھیں۔ مطلع صاف تھااس لیے تاروں کی چھاوں میں ان کے تاریک سائے تو کم از کم دیکھے ہی جاسکتے تھے۔ دفعتا کسی نے کہا۔ بس اب گرا کر ذرج کر ڈالو۔

گروبر ہوٹل میں نہیں نظر آیا۔ عمران نے بچیلی رات ہی کواطمینان کرلیا تھا کہ گروبر نے اپنی جائے قیام کے متعلق غلط بیانی نہیں کی تھی۔ وہ لال باغ کے ساتویں بنگلے میں نظر آیا تھا۔ مگر عمران اس سے نہیں ملاتھا۔ بلکہ اس کی لاعلمی میں بیہ معلوم کرنے کی کوشش کی تھی کہ وہ اس بنگلے میں موجود ہے یانہیں۔

کیبیٹن خاور اورلیفٹینٹ چوہان اسی دن سردار گڈھ کئے۔ اور انہوں نے عمران کوفون کر کے اپنی آمد کی اطلاع دی ۔ وہ دو مختلف ہوٹلوں میں کھہرے تھے۔ غالبا بلیک زیرو نے بحثیت ایکس ٹوانہیں اسی قسم کی ہدایت دی تھی۔

عمران نے کیپٹن خاور کوگروبر کی نگرانی پر مامور کردیا۔اور لیفٹینٹ چوہان کو ہدایت دی

کہ وہ والٹن اور لزی پر نظرر کھے۔۔۔۔۔۔۔ مگراس آدمی کا مسئلہ باقی تھا۔ جو ہیپتال میں
ایک پاگل مریض کی حیثیت سے زیرعلاج تھا۔۔۔۔۔عمران اس کے تعلق بھی معلومات حاصل کرنا چاہتا تھا۔اور پھرا بھی تو بہتیری با تیں معلوم کرنی تھیں۔ مثلا وہ لوگ جو گیندوں کے شکار ہوئے تھے کون تھے۔ کس طبقے سے تعلق رکھتے تھے ان کی شناخت بھی ہوسکی تھی یا نہیں۔

اس کے علاوہ لزی والٹن اور گروبر کے معاملات بھی کچھ کم غور طلب نہ تھے۔ پچھلی رات اس نے لزی اور گروبر کی گفتگوسی تھی۔ گروبر نے کسی۔روسیاہ لا تذکرہ بہت برے لہج میں کیا تھا۔ جس پر لزی نے خود اسے برا بھلا کہتے ہوئے کہا تھا کہ وہ اس کا تذکرہ برے لہج میں نہ کرے کیونکہ وہ اس کا ہیرو تھا۔اور وہ اسے بہت پہند کرتی تھی۔ پھر جب گروبر نے کہا تھا کہ

میری صورت میں تہہیں جواہرات جڑے ہوئے نہیں نظر آئیں گے۔ عمران نے جواب دیا۔ گرمٹہرو۔ میں تہہیں یہاں نہیں مل سکتا۔ مجھے بتاو کہ ابتم کہاں جاو گے۔ ظاہر ہے کہ والٹن اورلزی تہہیں زندہ دیکھنا پہند نہیں کریں گے؟۔

اوهو تم توبهت بچھ جانتے ہو؟۔

ہوسکتا ہے تمہارا خیال درست ہو۔

تھوڑی دیریتک خاموثی رہی پھرگروبرنے کہا۔ میں لال باغ کے ساتویں بنگلے میں تمہیں مل سکوں گا۔

الحچی بات ہے۔اب جاو۔

کچھ دیر تک پھر خاموشی رہی ۔لیکن اس بارگر و برنے اس سے کوئی سوال نہیں کیا تھا۔اس کی بجائے عمران نے اس کے قدموں کی جائے سنی جو بتدر یج دور ہوتی جار ہی تھی۔



دوسری صبح عمران نے ہوٹل میں والٹن اورلزی کو چیک کیا۔وہ و ہیں تھے۔ان کے چہروں پراسے تشویش کے آ ٹارنہیں دکھائی دیئے تھے۔ گویا نہیں اس کی پرواہی نہیں تھی کہان کے شکار پر کیا گزری۔ کیفے گرین پہنچ کراسے تقریبا ہیں منٹ تک ان دونوں کا انتظار کرنا پڑا۔ اس دوران میں عمران بڑبڑا تار ہاتھا کہ اس کا تعاقب تو نہیں کیا گیا۔ لیکن اسے اس قسم کے آثار نظر نہیں آئے۔ خاوراور چوہان پانچ یا چیومنٹ کے وقفے سے کیفے میں داخل ہوئے تھے۔ کہئے عمران صاحب کیا چکر ہے؟ ۔ لیفٹینٹ چوہان نے ہنس کر پوچھا۔ ارے یار کیا بتاوں ۔۔۔۔۔شرم آتی ہے۔ عمران نے شرمیلے انداز میں کہا۔ میں نے درخواست کی تھی کہ مجھے لیفٹینٹ چوہان

نجی کام کے لیے ہم لوگ استعمال کئے جارہے ہیں۔ چوہان نے معنی خیز نظروں سے خاور کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

دل کے ہاتھوں مجبور ہوں۔ عمران نے ٹھنڈی سانس لی۔ کیا مطلب؟ ۔ کیبیٹن خاور نے اس کی آئھوں میں دیجھتے ہوئے کہا۔ پہلےتم مجھے گروبر کے متعلق بتاو؟۔

اور کیپٹن خاور چند دنوں کے لیے عطا کئے جا کیں۔

لال باغ کے ساتویں بنگلے میں صرف ایک آدمی رہتا ہے۔ لیکن اس کاوہ حلیہ نہیں ہے جو آپ نے بتایا تھا۔ اور اب اس کا نام بھی گرو برنہیں ہے۔ پچاٹک پر جونام کی تختی ہے اس پر پی سندرم ایڈووکیٹ تحریر ہے۔

طيه كيا ہے ---- پيارے ---- كيتان صاحب؟ -

شایداس نے بھی اس کی شکل بھی نہ دیکھی ہواور نہ بیجانتی ہو کہ وہ حقیقتا کون ہے؟ تواس پرلزی خاموش ہوگئ تھی۔ بیروسیاہ کون تھا جولزی کا ہیرو ہونے کے باوجود بھی اس کے لیے ایک نامعلوم آ دمی تھا۔ کیا وہ ان کا سربراہ تھا؟۔ عمران بڑی دیر تک سوچتار ہا۔ گروبر کے انداز گفتگو سے یہی قیاس مل جاتا تھا کہ وہ گمنام روسیاہ ان کا سرغنہ ہی تھا اور چونکہ گروبراس کے متعلق کوئی احجھی رائے ہیں رکھتا تھا اس لیے اسے تم کرادیے کی اسکیم بنائی گئی تھی۔

مگر کیا گروبراتی قوت رکھتا تھا کہ اس روسیاہ سے طکرا جاتا؟۔ اب عمران اس مسلے پرغور کرنے لگا۔ لزی اور اس کے ساتھی گروبر کوکر بیندٹ کلب سے اچھی حالت میں نہیں لے گئے تھے۔ بینی اسے اتنا نشہ ہو گیا تھا کہ وہ اپنے پیروں سے چل بھی نہیں سکتا تھا۔ لیکن پھر دس یا پندرہ منٹ بعد یک بیک اس طرح ہوش میں آجانا کیا معنی رکھتا تھا؟ اس کا مطلب تو یہی تھا کہ اسے اس حادثے کی اطلاع پہلے ہی سے ملی تھی اور اس نے اتنی زیادہ ہر گرنہیں پی تھی کہ خود کو قابو میں نہ رکھ سکتا۔

عمران کا ذہن پھر والٹن اورلزی کی طرف بہک گیا۔۔۔۔۔۔ کیا والٹن اس گروہ کا کوئی خاص آ دمی ہے۔۔۔۔۔ وہ دیر تک کوئی خاص آ دمی ہے۔۔۔۔۔۔ اس کی حیثیت کیا ہے۔۔۔۔۔ وہ دیر تک اس کے متعلق سوچتار ہا پھر اٹھ گیا۔ گھڑی پانچ بجار ہی تھی۔اسے چھ بجے کیفے گرین میں خاور اور چوہان سے ملنا تھا۔ وہ ہوٹل سے نکلا اور کیفے گرین کے لیے ایک ٹیکسی کی۔لیکن اس وقت میک ای میں نہیں تھا۔

بیڈلک۔عمران بسور کر بولا۔اب مجھے تمہاری بھی نگرانی کرانی بڑے گ۔ کیوں؟۔

وہ والٹن اور گرو ہر کو بھی پیند ہے۔

میں نہیں سمجھا؟۔

پتہ ہیں کیوں مجھےان لوگوں پر بے حد غصہ آتا ہے، جواسے ببند کرتے ہیں۔ میں نے تم لوگوں کواس لیے بلوایا ہے کہ بیمعلوم کرو کہ وہ دونوں اسے کیوں پیند کرتے ہیں؟۔

اگریہ حقیقت ہے توا میس ٹو پرلعنت جھیجے کودل جا ہتا ہے۔ چوہان بولا۔

ضرور جھیجو۔عمران سر ہلا کر بولا۔ میں اس کے لیے کام کرتا ہوں۔اس لیے اسے بھی ميرے كام آنا جائے ۔۔۔ ميں آج كل بہت يريشان ہوں۔ ابھى تو جھے اس كابھى پية لگانا ہے کہ خود میں اسے کیوں اتنا پسند کرتا ہوں۔

چوہان تھوڑی دریتک کچھسو چارہا پھرمسکرا کر بولا۔ بہت گہرے ہواستاداصل معاملے کی ہوا بھی نہ لگنے دو گے۔۔۔۔ خیر ہاں تو میں نے والگاسے اس کا تعاقب شروع کیا تھا۔وہ تنہاتھی والٹن اس کے ساتھ نہیں تھا۔ وہ سب سے پہلے سول ہسپتال گئی تھی۔عمران کووہ یا گل مریض یاد آ گیا جو گیندوں ہی کے سلسلے میں زخمی ہو کرسول ہسپتال میں زیرعلاج تھا۔ وہ تھوڑی دیریک میجه سوچتار ما پھر بولا۔

سول ہسپتال سےوہ کہاں گئی تھی؟۔

گول چېره ـــــاقني مونچيين ــــاور پيشاني ير چوك كالمباسا

حلیہ گروبر کانہیں تھا۔ عمران نے اس بنگلے کے پھاٹک پرکسی کے نام کی شختی بھی نہیں دیکھی تھی۔عمران نے سوچا کیا ہووہاں سے کھسک گیا۔

تمہیں یقین ہے کہ وہاں اس حلیے کا کوئی آ دمی نہیں ہے جومیں نے تمہیں بتایا تھا؟۔ و ہاں اس بنگلے میں اس حلیے کا کوئی آ دمی نہیں رہتا۔ پڑوسیوں سے میں اس کی تصدیق کر چکا ہوں۔

یہ بی سندرم کیسا آ دمی ہے؟۔

خوش اخلاق ہنس مکھ اور دوسروں کے کام آنے والا۔

سجان الله ۔۔۔۔۔عمران بے حد خوش نظر آنے لگا۔۔۔۔۔انداز بالکل ایباہی تھا جیسے پی سندرم خاور کا کوئی رشتہ دار رہا ہواور عمران نے خاور کا دل رکھنے کے لیے اس کی تعریف س کرخوشی ظاہر کی ہو۔

> پھراس نے چوہان کی طرف دیکھ کر یو چھاتم کیا خبر لائے ہو۔ لزی ایک خوبصورت لڑکی ہے عمران صاحب۔ چوہان نے کہا۔ حمهیں پیندتونہیں آئی ؟ ۔عمران نے گھبرا کریو چھا۔

> > بهت زیاده عمران صاحب۔

کیوں؟۔

وہ کہیں بھی نہیں گئے تھے۔

كيابات هوئى؟ ـ

وہ کہیں نہیں گئے تھے۔انہوں نے صرف پورے سردار گڈھ کا ایک چکر لگایا تھا۔اوراس کے بعد پھروالیس آ گئے تھے۔

ہوں۔عمران نے اپنے دیدے نچائے اور پچھسوچنے لگا۔پھر بولا۔ لزی سول ہسپتال میں نرس کے فرائض کب سے انجام دے رہی ہے؟۔ زیادہ دن نہیں ہوئے۔ چوہان نے کہا۔ صرف ایک ماہ سے، اف فوہ۔ کتنا فلرٹ کرتی ہے وہ ڈاکٹر ول سے۔

> اب میرادل چا ہتا ہے کہ مجھے گھیا ہوجائے عمران بھرائی ہوئی آ واز میں بولا۔ کیوں؟۔

> > تبھی کسی ہے عشق ہوا ہے تہہیں؟ ۔عمران نے بسور کر پوچھا۔

مجھےالونہ بناو پیارے۔چوہان ہنس پڑا۔

ا چھا۔عمران نے سعادت منداندا نداز میں سر ہلا دیا۔

خاور نے لیفٹینٹ چوہان سے کہا۔میرادعوی ہے کہ بید حضرت اسی گیندوالے کیسوں کے چکر میں ہیں۔آج مجھے یہاں کیپٹن فیاض بھی نظر آیا تھا۔

یہی بتانے جارہاتھا۔وہ حقیقتا ایک سمجھ میں نہ آنے والی لڑکی ہے۔۔۔۔ میں یہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ وہ اسی ہسپتال میں نرس کے فرائض انجام دیتی ہوگی۔ کیا؟۔عمران کے لہجے میں حیرت تھی۔

سب سے پہلے وہ ہیبتال کی عمارت میں گئی تھی اور پھر وہاں سے ہیبتال کے ایک رہائی تھا۔

کوارٹر میں گئی۔اور جب وہاں سے دوبارہ برآ مد ہوئی تواس کے جسم پر نرسوں جیسالباس تھا۔

وہ پھر ہیبتال کی عمارت میں چلی آئی۔ پھر میں نے اسے جنرل وارڈ کے میرضوں کی خبر

گیری کرتے ہوئے دیکھا۔ چھان بین کرنے پر معلوم ہوا کہ وہ شوقیہ کام کرتی ہے اس لیے

اسے تخواہ نہیں ملتی۔ چونکہ کئی ڈاکٹر اس پر بری طرح رہجھے ہوئے ہیں لہذااس کے اس شوق کی

تکمیل بہ آسانی ہور ہی ہے اور وہ روزانہ تقریبا دو گھٹے کوئی معاوضہ لیے بغیر وہاں نرس کے

فرائض انجام دیتی ہے۔

دو گھنٹے بعدوہ کہاں گئ تھی؟ عمران نے پوچھا۔

دو گھنٹے بعد۔ چوہان نے ایک طویل سانس لی اور خاور کی طرف دیکھنے لگا۔

پھرتھوڑی دیر بعد بولا۔ دو گھنٹے بعد پھر ہوٹل میں واپس آ گئی تھی۔۔قصہ دراصل ہے ہے کہ آج اس نے مجھے تھا مارا کیونکہ ہیں ہی منٹ بعدوہ دوبارہ باہر جانے کے لیے تیار ہوگئی تھی اوراس باراس کے ساتھ والٹن بھی تھا۔۔۔۔لیکن براہ کرم اب بینہ پوچھئے کہ وہ کہاں گئے ۔

دوسری صبح ناشتہ کے دوران میں پھرلزی سے ملاقات ہوگئی۔۔۔۔وہ خود ہی عمران کی میز پرآئی تھی۔

کچھ دیر خاموش بیٹھی رہی اور عمران بھی بالکل ایسے ہی انداز میں سر جھکائے بیٹھار ہاجیسے وہ اس کے عزیز کی تعزیت کرنے آئی ہو۔

آخر جب بیخاموشی لزی کوشایدگرال گزرنے لگی تواس نے پوچھا۔

تم نے اپنے بھائی کے لیے کیا کیا؟۔

اب اس کے علاوہ ورکیا کرسکتا ہوں کہ اپنی آ دھی جائیداداس کے نام منتقل کر دوں۔ کیونکہ اسے تو یقینی طور پر بھانسی ہوجائے گا۔

کیا مطلب؟ ۔ لزی کے لہجے میں حیرت تھی۔

اب کیا بتاوں۔عمران نے ٹھنڈی سانس لی۔ بچیلی رات میں نے خواب میں دیکھا ہے

جیسے میرے بھائی ہی نے اسے چھری ماری ہو۔

کیابات ہوئی؟۔

مطلب بیرکہ ایساممکن ہے۔

آخر کیوں؟۔ کیا پہلے سے دشمنی تھی؟۔

نہیں بلکہ اس گیند کی وجہ سے اس کا د ماغ چل گیا ہوگا۔ گیندوں پرنظر پڑتے ہی وہ پاگل ہوجا تا ہے۔ اور اسے شدت سے غصہ آتا ہے کہ وہ اپنے قریب کھڑے ہوئے کسی آدمی کی عمران نے اس پرایک متفکرانہ نظر ڈالی اور پھر کھڑکی سے باہر دیکھنے لگا۔اب وہ صرف چوہان اور خاور کی گفتگوس رہا تھا۔ان دونوں نے ان کیسوں کے متعلق ایک طویل بحث چھیڑ دی تھی۔اس کا سلسلہ تقریبا آ دھے گھنٹے تک قائم رہنے کے باوجود بھی وہ کوئی نظریہ بیں قائم کر سکے۔ آخر عمران نے خاور سے کہا۔ یہ پی سندرم ایڈوکیٹ اپنے کچھ دلال بھی رکھتا ہوگا۔ مطلب یہ کہا ایسے لوگ جواس کے لیے کیس تلاش کرتے ہو؟۔

ہم نے ابھی تک زیادہ معلومات نہیں فراہم کیں۔

مجھے کم از کم ایسے ایک آ دمی کا نام اور پہتہ چاہئے؟۔

کل شام سے پہلے ناممکن ہے۔

میں اس کے لیے صرف چھ گھنٹے کی مہلت دیسکتا ہوں۔عمران نے خاور کی آئکھوں میں دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے کہا۔

دیکھویار۔خاورمسکرایا۔دھونس دھڑ لے سے کام نکالنے کی کوشش نہ کرو۔ میں بیار ہوکر یہاں سے چلا جاوں گا اور میری جگہ تنویر متعین کر دیا جائے گا۔ پھر سوچوکیسی جو تیوں میں دال سٹے گی۔

صرف چھ گھنٹے۔عمران کالہجبیخت تھا۔



كرديا تھا۔

وہ اس طرح اٹھی جیسے بے خیالی میں بیغل سرز دہوا ہو۔ پھریک بیک چونک کر بولی۔ میں تم سے پھرملوں گی۔ مجھے تمہارے بھائی کی گرفتاری پرافسوس ہے۔

وہ ایک طرف چلی گئی۔اور عمران سوچتا ہی رہ گیا کہ آخروہ اس سے کیا جا ہتی ہے اس طرح خواہ مخواہ کا کیا مقصد ہوسکتا ہے؟۔

کیا بہلوگ خوداس کے چکر میں ہیں؟۔اسے پچپلی شام ہی شبہ ہوا تھا جس وقت چوہان نے بہر بورٹ دی تھی کہ لزی اور والٹن نے سر دار گڈھ کے چکر لگائے تھے۔ بلا یونہی بلامقصد چکراتے پھرنا بھی کسی نہ کسی مقصد کا حامل ضرور رہا ہوگا کہ اس طرح وہ بید یکھنا چاہتے تھے کہ کہیں ان کا تعاقب تونہیں ہورہا؟۔

اگریمی بات ہے تو چوہان یقینی طور پران کی نظروں میں آگیا ہوگا۔اس نقطے پرمزیدغور کرنے سے پہلے ہی اسے ایک خطرے کا حساس ہوا۔اور وہ سوچنے لگا کہ کہیں خوداس کی نگرانی نہ شروع ہوگئی ہو۔

اس نے ناشتہ ختم کیااور پچھ دی ہال ہی میں وقت برباد کرنے کے بعدا پنے کمرے میں چلا آیا۔ کمرے کے وسط میں چھوٹی گول میز پر سرخ رنگ کا ایک لفافہ دیکھ کراسے رک جانا پڑا۔ جب وہ کمرے سے گیا تھا تب اس قتم کا کوئی لفافہ وہاں موجود نہ تھا۔عمران نے اسے اٹھایا اورالٹ بلیٹ کردیکھنے لگا۔ اس پرکوئی تحریز ہیں تھی لیکن اس کے اندر تہہ کیا ہوا کا غذ ضرور تھا۔

گردن تک مروڑ سکتا ہے۔

تم مجھے بے وقوف بنارہے ہو؟ لزی ہنس پڑی۔

مجھے گہراصدمہ پہنچاہے اس بات سے۔عمران بھرائی ہوئی آ واز میں بولا۔ارےلوگ تو مجھے بیوقو ف سجھتے ہیں۔ میں کیاکسی کو بے وقو ف بناوں گا؟۔

تم نے اس کی ضانت کے لیے کوشش کیوں نہیں کی؟ ۔ لزی نے کہا۔

غیرضروری ہے اسے پھانسی تو ہوہی جائے گی۔ پھرخواہ نخواہ وقت کیوں برباد کیا جائے۔ تم عجیب آدمی ہو۔

یہ جملہ بھی میرے لیے نیانہیں ہے۔ پہنہیں کیوں لوگ مجھے بچین ہی سے عجیب کہتے اور سمجھتے آئے ہیں؟۔

میں نہیں مجھتی کہ اس کے خلاف ثبوت مہیا کئے بغیر اسے کیسے پھانسی دے دی جائے گی؟۔

اوہ۔ میں جھوٹ نہیں بول سکتا۔ جھے صاف صاف کہنا پڑیگا کہ گینداس کی بڑی کمزوری ہے۔اکثروہ درجنوں گیندیں چبائے بغیرنگل گیاہے۔

لزی پھر ہننے گئی۔ دفعتا عمران نے محسوں کیا کہ وہ کچھ بے چین سی بھی نظر آنے گئی ہے۔ لیکن وہ اس کی وجہ نہ بچھ سکا۔اس نے تنکھیوں سے ہال کا جائز ہ بھی لیا۔ مگر وہ صرف مضطرب تھی کسی طرف متوجہ بین تھی۔ تو پھر وہ کوئی خیال ہی رہا ہوگا جس نے اسے غیر متوقع طور پر مضطرب وہ ان کے قریب ہی کی ایک میز پر بیٹھ گیا۔ فاصلہ اتنا تھا کہ اگروہ آ ہستہ گفتگو کرے تب بھی عمران کچھ نہ کچھ تو س ہی لیتا۔

لزی والٹن سے کہہ رہی تھی۔ میں اب بہت شدت سے بور ہور ہی ہوں۔ بیسلسلہ ختم ہوجانا جا ہی ۔

سلسلہ ختم کرنا ہمار ہے س میں نہیں ہے۔والٹن بولا۔

پھر بتاو، میں کیا کروں۔اب میں کچھ دن صرف آرام کرنا جا ہتی ہوں۔

یکھیل تواب ختم ہی سمجھو۔ والٹن بولا۔ کیوں کہاب بیمخدوش ہو گیاہے۔

ہاں۔لزی نے ایک طویل سانس لی ، کچھ دیریتک خاموثی رہی پھر بولی۔گروبر کے مسلے میں تم خاموش ہو۔ میں نہیں سمجھ سکتی کہ اس کا انجام کیا ہوگا؟۔

تمہاری دانست میں وہ نا قابل اعتماد تھا۔اس لیے تم نے اسے راستے سے ہٹا دینا چاہا تھا لیکن وہ نکل گیا۔

اس کی تلاش جاری ہے۔والٹن نے کہا۔اس تذکرے پروہ کچھ تفکرسانظر آنے لگا تھا۔ کیاتمہیں اس کے تعلق کوئی ہدایت ملی تھی؟۔لزی نے یو چھا۔ عمران نے لفافہ چاک کر کے کاغذ نکالا۔ کاغذ پر تحریر نظر آئی۔
میرا خیال ہے کہ ہم سے کوئی بڑی غلطی سرز دہوئی ہے۔ کیونکہ مجھے محسوس ہور ہاہے کہ میرا تعاقب کیا جارہا ہے۔ چوہان کا بھی کم وبیش یہی خیال ہے۔ آپ ذرا ہوشیار رہے گا۔ بیلوگ بہت چالاک معلوم ہوتے ہیں۔۔۔ پی سندرم ایڈو کیٹ زیادہ تر فوجداری کے مقدمات کرتا ہے۔ مجھے حالات کاعلم ہو چکا ہے۔ شاید آپ اس سے صفدرکی ضانت کے سلسلے میں گفت ہے۔ مجھے حالات کاعلم ہو چکا ہے۔ شاید آپ اس سے صفدرکی ضانت کے سلسلے میں گفت وشنید کرنا چاہتے ہیں۔لیکن گروبر کا مسکلہ ابھی تک سمجھ میں نہیں آسکا۔ ہمیں سارے حالات کی آگا ہی ہونی چاہئے ورنہ شاید ہم دھوکا کھا جائیں۔

کھابھی جاو۔عمران نے بڑبٹاتے ہوئے خط جاک کر دیا۔

وہ سوچ رہاتھا کہ اب اسے کیا کرنا چاہئے۔اس نے خاور اور چوہان سے میک اپ میں خل کر سخت غلطی کی تھی۔

یجھ در بعداس نے ایک طویل سانس لی اور بڑبڑایا۔اچھا دوستو۔اگرتم میرے بیجھے ہو تہدیں میں تہدیں یا گل ہوجانے پرمجبور کر دوں گا۔

اس نے لباس تبدیل کیا اور دروازہ کھول کر راہداری میں ادھرادھر دیکھنے لگا۔ دونوں نِف سنا ٹاتھا۔

با ہر نکل کر دروازہ مقفل کرنے کے بعداس نے اپنی ناک پر بلاسٹک کی مصنوعی ناک جمائی اور گھنی مونچھوں پر ہاتھ پھیرتا ہواز نیوں کی طرف بڑھ گیا۔

کیاتم پاگل ہو گئے ہو۔ لزی غرائی۔ تہہیں میرے ذاتی معاملات سے کیا سروکاراور میں اسے ایک ذلیل حرکت سمجھتی ہوں کہ سسی کی ٹوہ میں رہا جائے ۔ قبل اس کے کہ والٹن کچھ کہتا عمران ہاتھ ہلا ہلا کر بولا۔ارے واہ۔ سسی کی ٹوہ میں رہنا ذلیل حرکت کیسے ہوسکتی ہے؟۔ وہ دونوں چونک کراس کی طرف مڑے۔ پہلے والٹن کی آئکھوں میں جیرت نظر آئی اور پھروہ یک بیک بھیر گیا۔

کیاتمہاراد ماغ خراب ہوگیا ہے؟۔اس نے گرج کرکہا۔

نہیں تو۔۔۔۔کسی دشمن نے اڑائی ہوگی۔عمران کا جواب تھا۔
تم ہماری گفتگو میں دخل دینے والے کون ہو؟۔

بس دخل ہی دینے والا ہوں۔

کیاتم جھگڑا کرو گے۔والٹن کے نتھنے پھولنے پچکنے لگے۔

میں کسی بھی طرح تم سے کمزوز نہیں پڑوں گا۔عمران نے اسے چیلنے کیا۔

اگر میں تمہارے منہ پرتھیٹر رسید کردوں تو کیسی رہے گی؟۔لزی غرائی۔

اگر میں تمہارے منہ پرتھیٹر رسید کردوں تو کیسی رہے گی؟۔لزی غرائی۔

ارے بایہ رے۔عمران بو کھلاکر بولا۔ تب تو یہ صنوعی ناک اور مونچیس ایک سیکنڈ میں

تباہ ہوکررہ جائیں گی۔ والٹن انچیل کر کھڑا ہو گیا۔اس کی آئکھوں سے درندگی اور وحشت جھا نک رہی تھی۔ دوسرے ہی لمحہ میں وہ عمران کی سریر تھا۔ نہیں، اتنے اختیارات مجھے بھی ہیں کہ میں ایسے حالات سے خود ہی نیٹ لوں۔
لیکن تم نہیں نیٹ سکے ۔ لزی نے کہا۔ ہوسکتا ہے تمہاری یہ لطی ہم پر نتا ہی نازل کرے۔
اوہ ختم کرو۔ والٹن براسامنہ بنا کرغرایا۔
اچھااب اس احمق کے متعلق تم نے کیا سوچا ہے؟۔
اس لیے کہ تم مجھ پراعتماد کرنا جھوڑ و۔
اس لیے کہ تم مجھ پراعتماد کرنا جھوڑ و۔
کیا مطلب؟ ۔ والٹن کی بھنویں تن گئیں۔

میں تم سے بحث کرتی ہوں۔بعض اوقات مخالفت بھی کر بیٹھتی ہوں۔ گروبر کا بھی یہی رویہ تھا۔

دفعتا والٹن مسکرایا اور پیار بھری نظروں سے اس کی آئکھوں میں دیکھنے لگا۔ پھر بولا۔ جس دن اس کی نوبت آئی میں تمہارے ہاتھ میں ایک ریوالور دے کر کہوں گا کہ والٹن کی چھاتی کا نشانہ لواورٹریگر دبادو۔

> میں نہیں مجھی تم کیا کہہ رہے ہو؟۔ اس نے ایک دن تم سے اظہار عشق کیا تھا۔ اور تم خفا ہو گئ تھیں۔ صاف صاف کہو۔ لزی نے خصیلی آ واز میں کہا۔ میں اسے پیند نہیں کرتا کہ کوئی تم سے اظہار عشق کرے۔

عمران چپ چاپ اٹھ گیا۔

والٹن بولا۔ پیچے مڑکر نہ دیکھنا بس چپ چاپ چلتے رہو۔ عمران کی چال میں لڑ کھڑا ہٹ تھی۔ یہ معلوم ہور ہاتھا جیسے وہ بہت زیادہ خوفز دہ ہو گیا ہو۔ اس نے زینے طے کئے۔ والٹن اس کے پیچھے چل رہاتھا۔ اس نے اپنے کمرے کے سامنے اسے رکنے کو کہا اور لزی سے بولا۔ کمرہ کھولو۔

لزی اس کے ساتھ ہی آئی تھی ۔لیکن اس کی آئکھوں میں شدیدترین الجھن کے آثار نظر آرہے تھے۔

اس نے کمرہ کھولا اور والٹن نے عمران کی گردن پکڑ کراسے اندر دھکیل دیا۔عمران نے مزاحمت نہیں گی۔

لزی نے اندر داخل ہوکر دروازہ بند کرلیا۔والٹن کی جیب سے پستول نظر آیا تھا۔ بیٹھ جاو۔وہ پستول سے کرسی کی طرف اشارہ کر کے غرایا۔لزی کھڑی پلکیں جھپکا رہی تھی۔

جھوٹ بول کرتم کا میاب نہیں ہوسکو گے۔والٹن نے کہا۔ پہلے تو مجھے تم یہ بتاو کہ کسی کی ٹوہ میں رہنا ذلیل حرکت کیوں ہے؟۔عمران نے لزی کی طرف دیکھ کر خصیلے لہجے میں کہا۔ بیٹھئے۔۔۔۔ بیٹھئے۔۔۔۔۔ جناب عمران بوکھلا کر بولا۔ آپ شایدخفا ہوگئے۔ تم کون ہو؟۔ والٹن سانپ کی طرح پھپھ کا رااور ساتھ ہی بیٹھ بھی گیا۔ وہی بدنصیب جس کے بھائی کو بولیس لے کرگئی تھی۔عمران نے بھرائی ہوئی آ واز میں واب دیا۔

اس کامطلب؟ \_اس نے مونچھوں کی طرف اشارہ کیا۔

میں لزی کی ٹوہ میں رہتا ہوں۔عمران نے بڑی سادگی سے جواب دیا۔ مگراس وقت ان کی زبان سے ن کر بڑی کوفت ہوئی کہ سی کی ٹوہ میں رہناذلیل حرکت ہے۔

میں پوچھتا ہوںتم کیوں رہتے ہواس کی ٹوہ میں؟۔والٹن نے میزیرِ ہاتھ مارکر کہا۔ اکیلے میں ہی نہیں ہوں۔اس کام کے لیے میں دوآ دمیوں کو بھاری تخواہیں دے رہا ہوں۔وہ بھی ان کی ٹوہ میں رہتے ہیں۔

دویکھودوست۔میرے کوٹ کی جیب میں پستول ہے۔اوراس کارخ تمہارے سینے کی طرف ہے۔انگلی کے ملکے سے اشارے پرتمہارے سینے میں سوراخ ہوجائے گا۔ایسے مواقع پر میں نہیں دیکھا کہ آپ یاس کتنی بھیڑہ ہے۔

ارے۔۔۔۔بب۔۔۔۔۔باپ۔۔۔۔۔ عمران کا نیخ لگا۔ اٹھواورزینے کی طرف چلو۔والٹن نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔ یارمعاف کردو۔اب بھی کسی کی ٹوہ میں نہیں رہوں گا۔عمران گھگھیایا۔ میں اسے اس بکواس کا مزہ چکھاوں گی۔

ارے جاوے مران ہاتھ ہلا کر بولائم مجھ سے تکڑی ہوکیا۔ بدتمیزی کروگی تو دو چارجھا پڑ

حھاڑ دول گا۔اپنی محبت میں سب چلتا ہے۔

محبت کے بیچے خاموش رہو لزی دانت پیس کر چیخی۔

تم میک اپ میں کیوں ہو؟۔ دفعتا والٹن نے اس سے نرم کہجے میں پوچھا۔ اور ریوالور والا ہاتھ بھی نیچے جھکالیا۔

اس نے مجھ سے یہی کہا تھا کہ میک اپ میں تمہیں کوئی نہیں نہ پہچان سکے گا۔ورنہ یہ کم بخت مونچھیں تو بری طرح چھبتی ہیں۔

کس نے کہاتھا؟۔

اب میں نام تھوڑا ہی جانتا ہوں۔ بہت شریف آ دمی ہے بیچارہ مجھ سے کہدر ہا تھا کہ تمہارے بھائی کوبھی رہا کرادوں گا۔

نام نہیں جانتے تو حلیہ ہی بتاو۔والٹن کالہجہ بدستورنرم رہا۔

نہیں بتاوں گا، کیوں بتاوں؟۔

ا چھا یہی بنادو کہاس کام پر کیوں آ مادہ کیا تھا؟۔

کچھی نہیں۔ارے جب ستارے ٹھیک ہوتے ہیں تو سب کچھٹھیک ہوجا تاہے۔ میں

اسی جملے نے میرے اندر آگ لگادی تھی۔ورنہ مجھے کیا پڑی تھی کہ خواہ مخواہ تمہاری گفتگو میں خل دیتا۔

تم كيول تھاس كى لوە مىں؟ \_ واللن ئىگرج كر يوچھا۔

کیوں نہ ہوتا ؟۔عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔اس سے پوچھوکہ بیاتنی خوبصورت کیوں

ے?۔

کیا بکواس کررہے ہو؟ لزی بگڑگئ۔

ا چھا چلوتم بڑی بدصورت ہو۔خدا کرے لو لی کنگڑی بھی ہوجاو۔

لزی کچھ کہنا چاہتی تھی کہ والٹن بول پڑا تمہیں یہاں کس نے بھیجاہے؟۔

ممی اور ڈیڈی نے عمران نے بڑی سادگی سے کہا۔ان کا خیال تھا کہ سر دارگڈھ میں میرا

جی بہل جائے گا۔

ممی کے بیچے میں تہمیں فنا کر دوں گا۔والٹن دانت پیس کر بولا۔

بس،بس معلوم ہو گیا۔ابھی تک صرف تم ہی ملے ہو۔

کیا مطلب؟۔والٹن نے کہااورمضبوطی سے ہونٹ بندکر کےاسے گھورنے لگا۔

مطلب بیر کہ بیری ہے۔ میں اس کو بچین ہی سے خواب میں دیکھا آیا ہوں۔اب ملی

ہے تواتنے دنوں بعد۔۔۔۔ میں بیمعلوم کرنا جا ہتا ہوں کہ کوئی اسے جا ہتا تو نہیں ہے۔

میں تمہاراسرتو ڑ دوں گی لزی اس کی طرف گھونسہ تان کر جھپٹی۔

ارے۔۔۔۔واہ یتیم تو میں بھی ہوں ،بس بڑے بھائی کرادوشادی۔ اول ۔۔۔۔ ہوں ۔۔۔۔ یول نہیں ۔۔۔۔ پہلےتم یہ بتاو کہتمہارا ذریعہ معاش کیا ہے۔

> میرابزنس ہے دارالحکومت میں۔ برنس۔۔۔۔۔۔ س چیز کا۔۔۔۔۔۔۔ امپورٹ۔۔۔۔۔اکیسپورٹ۔ کتنی آمدنی ہوگی ؟۔

میں نے آج تک بیجانے کی ضرورت ہی نہیں مجھی کہ میری آمدنی کتنی ہے۔ خیر۔ بیشادی ہوسکتی ہے۔ مگرتم کوشش کرو کہ لزی مہمیں پیند کرنے گئے۔ کیسے کوشش کروں؟۔ عمران نے بے بسی سے کہا۔ میں اب تک در جنوں لڑکیوں کے لیے کوشش کر چکا ہوں لیکن کسی نے بھی پیندنہیں کیا۔

والٹن عمران کی آنکھوں میں دیکھنے لگا۔اییامعلوم ہور ہاتھا جیسے وہ اسے سمجھنے کی کوشش کر رہا ہو۔عمران کے چہرے پرجمافت کے آثار پجھا ورزیادہ گہرے ہوگئے تھے۔ دیکھودوست۔اس نے پچھ دیر بعد کہا۔ میں تمہارے لیے بہت پجھ کرسکتا ہوں مگر شرط بیہ اپنے کمرے میں بیٹھارور ہاتھا کہ وہ نیکد ل آ دمی میرے پاس آ یا اور بولا۔اے شریف ادمی س طرح نہ رو، تیرے گردش کے دن ختم ہو گئے ہیں۔ میں تیرے بھاائی کو ضانت پر ہا کرادوں گا۔اور تیرے دل کی کلی بھی کھلے گی۔ میں یہ بھی جانتا ہوں کہ تمجھے ایک لڑی سے محبت ہوگئ ہے۔اور تواسے حاصل کرنا جا ہتا ہے۔ یمکن ہے ایسا ہوسکتا ہے گراسی وقت جب تو یہ معلوم کر سکے کہ وہ کسی دوسرے سے تو محبت نہیں کرتی۔ پھراس نے طریقہ بتایا کہ میں کس طرح اس کے متعلق معلومات حاصل کروں گا۔ یہ دیکھو عمران نے اپنی مصنوی ناک مونچھ سمیت چہرے سے ہٹادی اور پھر بولا۔اس سے میری شکل بدل جاتی ہے۔اور چزی کے پیچھے پھرتار ہتا ہوں ۔۔۔۔وہ مجھے بھی نہیں بہجان سکی۔ ہاہا۔

اس کانام چزی نہیں لزی ہے۔والٹن مسکرایا۔

تم خواه مخواه وقت برباد کررہے ہو۔ لزی نے براسامنہ بنا کرکہا۔

تم نیچے جاو۔ میں ان سے گفتگو کرنا چاہتا ہوں۔ بیتو بہت نیک اور صاف گوآ دمی معلوم وتے ہیں۔

لزی چند لمحے والٹن کو گھورتی رہی پھر دروازے کی طرف گھوم گئی اس کے جانے کے بعد والٹن نے دروازہ بند کیا اور عمران سے بولا۔

کیا واقعی تم اسے جا ہتے ہو۔

دل وجان سے بھائی صاحب عمران کے دانت نکل پڑے۔

ہیں۔اباس کے کسی جا ہنے والے نے تہمیں پھانس لیا ہے۔محنت کررہے ہولیکن شاید فائدہ اسے بہنچ جائے اورتم یونہی رہ جاو۔

بات کچھ کچھ بھی آ رہی ہے۔ عمران نے آ ہستہ سے کہااور کچھ سوچتا ہوا سر ہلانے لگا۔ آ رہی ہےنا۔ارےتم اسے مفت کے مزدور ملے ہو۔۔۔۔کیااب بھی اس کا نام یاحلیہ نہ بتاو گے۔ بتاوتا کہ میں بروقت تواس کاانتظام کرسکوں۔

ضرور بتاول گا۔عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔ تواس کا بیمطلب ہوا کہ وہ آ دمی مجھے الو بنا

قطعی الو بنار ہاہے دوست۔اورتم اس کی راہ صاف کرنے کا ایک بہترین ذریعہ ثابت

ارے میں اسے زندہ دفن کر دوں گا۔عمران مٹھیاں سیج کر بولا۔ یوں نہیں۔ والٹن اپنی بائیں آئکھ دیا کر بولا۔جس طرح وہ مکرر ماہے اسی طرح تم بھی مکرسے مارو۔۔۔۔۔۔خواہ مخواہ ہنگامہ کرنے کی کیا ضرورت ہے۔

ا چھا۔۔۔۔ پھر بناومیں کیا کروں؟۔

اس کا حلیه ہی بتاو۔۔۔۔اگرنام معلوم نہیں؟۔

عمران اس انداز میں سوچنے لگا جیسے اس کا حلیہ یا دکرنے کی کوشش کررہا ہو۔ پھراس نے بڑےاطمیان سے گروبر کا حلیہ دہرایا۔ www.1001Fun.com

ہے کہتم مجھے اپناسمجھو؟۔

ارے۔۔۔۔بالکل۔۔بالکلایے ہوبڑے بھائی۔اگرلزی سے میری شادی ہوجائے تو میں تمہیں اپنابات تک بناسکتا ہوں۔عمران نے گرم جوشی کا اظہار کیا۔ تمہیں و شخص دراصل تباہ کرنا جا ہتا ہے۔والٹن بولا۔ کون؟۔

> وہی جس نے تہہیں لزی پر نظرر کھنے کا مشورہ دیا تھا۔ ارے نہیں وہ تو بڑاا چھا آ دمی ہے۔وہ مجھے تباہ کیوں کرنے لگا؟۔ اچھا۔تو کیاتم اسے مجھ سے بھی اچھا سمجھتے ہو؟۔

ارر۔۔۔۔ دیکھو بڑے بھائی۔ ہرایک کی بات الگ ہوتی ہے۔ لینی کہ وہ اپنی جگہ پر ا چھاہے۔۔۔۔۔اورتم اپنی جگہ پر۔۔۔۔۔ یعنی کہ یوں سمجھ لو۔۔۔۔ یعنی کہ۔۔۔۔ آپ کوئس طرح سمجھا وں ۔۔۔ بات پیٹ میں ہے۔ زبان پڑہیں آتی۔

ٹھیک ہے ٹھیک ہے۔تم ایک اچھے آ دمی ہواس لیے کسی کوبھی برانہیں سمجھتے۔خیراسے جانے دو۔اب میں تمہیں ایک خاص بات بتاوں۔اس لزی کے جاہنے والوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔اوروہ مختلف طریقوں سے اسے اپنی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔انہیں اس کی بھی فکررہتی ہیں کہ وہ اس کے جاہنے والوں کی تعدادمعلوم کریں۔خورنہیں معلوم کرسکتے کیونکہ مجھ سے ڈرتے ہیں۔اس لیے تم جیسے سیدھے سادے آ دمیوں کی تلاش میں رہتے

میرے بیارے بھائی۔عمران بڑی گرمجوثی سے اس کا ہاتھ دباکررہ گیا۔ مجھے اپنا دوست مجھو۔ اس پر مجھے افسوس ہے کہ میں نے خواہ مخواہ تم پر پستول نکال لیا تھا۔ بات دراصل بیہ ہے کہ لزی کی حفاظت کے لیے ہروفت سلح رہنا پڑتا ہے۔ ایک بار کرئی اسے زبردستی اغوا کر لے جانے کی کوشش کر چکا ہے۔

مار ڈالوں گا۔۔۔۔ یک بیک عمران اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ ہرایسے آ دمی کو مار ڈالوں گا جو اس کی طرف نظرا ٹھا کر بھی دیکھے گا۔۔۔زبر دستی۔۔اغوا۔۔۔۔زبر دستی اغوا۔ بالکل ایسامعلوم ہور ہاتھا جیسے عمران پر دورہ پڑگیا ہو۔

ارے ارے ۔ والٹن بوکھلا کر اس کی طرف جھپٹا۔کیکن عمران بدستور دیوانوں کے سے انداز میں زبر دستی اغوا کی تکرار کرتار ہا۔ دانتوں پر دانت بڑی شختی سے جمے ہوئے تھے انگاروں کی طرح دہتی ہوئی آئکھیں حلقوں سے نکلی پڑر ہی تھیں ۔ اور اس کا سارا جسم کانپ رہا تھا۔ والٹن نے اسے جھنجھوڑ کرر کھ دیا۔کین اس کی حالت میں کوئی تبدیلی نہ ہوئی۔

اوهو\_\_\_ريسنو\_\_\_سنوتوسهي\_

زبردستی اغوا۔۔۔۔زبردستی اغوا۔۔۔۔۔زبردستی اغوا۔

آ ہستہ آ ہستہ اس کی آ واز کا جوش وخروش کم ہوتا جار ہاتھا۔

اور آئکھیں بھی سکڑتی جار ہی تھیں۔ پھر والٹن کواسے بازووں میں سنجالنا پڑا۔۔۔۔ کیونکہ اس کی دانست میں وہ بے ہوش ہو گیا تھا۔ وہ چند کمجے اسے اسی طرح سنجالے کھڑار ہا www.1001Fun.com

اوہ۔ والٹن کی آئیس حیرت سے پھیل گئی تھیں۔۔۔۔۔ وہ ہکلایا۔ تت

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ بہیں نہ کہیں مل ہی جاتا ہے۔ ورنہ پھردات کو کمرے میں آتا ہے۔

توتم اسے اب تک کی رپورٹ دیتے رہے ہو؟۔

ہاں پھرکیا کرتا۔۔ مگراب میں اس سے نیٹ لول گا۔

نہیں۔۔۔۔ نہیں۔ جلد بازی سے کام بگڑ جائے گا۔ تم اب بھی اس سے اس طرح ملتے

ارےابھی تو کہہرہے تھے؟۔

تم سمجھے نہیں۔مطلب بیہ ہے کہ مناسب موقع پر ہم اس سے نیٹ لیں گے۔ابھی تم یونہی ملنے دو۔

تمہاری مرضی عمران نے لا پر واہی سے شانوں کو بنش دی لیکن پھریک بیک مغموم نظر آنے لگا۔

کیوں دوست کیا بات ہے؟۔

میرا بھائی۔۔۔عمران کی آ وازگلو گیرہوگئ۔

اوہ بالکل پروانہ کرو۔وہ بڑی بے تکلفی سے اس کے شانے پر ہاتھ مار کر بولا۔ میں ذمہ لیتا ہوں کہاسے ضمانت پر رہا کرالا وں گا۔ اٹھی ہوگی لہذا خودسا منے آنے کی بجائے اس نے اس احمق آدمی کو استعال کرنا مناسب سمجھا۔ بہر حال لزی ہوشیار رہو۔وہ ہم پر تباہی بھی لاسکتا ہے۔

می نے جھے آج کے سے بہتایا کہ نقاب پوش اس مسلے کو کسی نظر سے دیکھا ہے؟۔
وہ قطعی بے تعلقی کا اظہار کر رہا ہے۔ اس کا خیال ہے کہ ایک ہزار گروبر بھی اس تک نہ پہنچ سکیں گے اور بہتھی تھی ہے۔۔۔۔۔ ہم میں سے کون اسے جانتا ہے۔۔۔۔ کون اسے جانتا ہے۔۔۔۔۔ کون اس کے ٹھکانے سے واقف ہے۔۔۔۔ اگر آج ہم پر کوئی افتاد پڑجائے تو اس کا بال بھی برکانہیں ہوگا۔ وہ ہر حال میں محفوظ ہوگا اور بیہ حقیقت محض کہانی معلوم ہوگی کہ ہم کسی دوسرے کے لیے کام کرتے رہے ہیں۔

مگرہم آج تک کسی خطرے سے دوجا رنہیں ہوئے۔ لزی بولی۔

وہ بے حد حیالاک ہے۔ اور ہمیں ہر موقع پر بچا تار ہتا ہے۔۔۔۔۔ اگریہ بات نہ ہوتی تووہ کب کا ٹوٹ چکا ہوتا۔

خیرختم کرو۔ لزی نے کہا۔ اب اے کس طرح ہوش آئے گا؟۔

خود بخو د۔والٹن نے جوب دیا۔ میں نہیں جا ہتا کہ میرے کمرے میں اس کے لیے ڈاکٹر

طلب كياجائے۔

ٹھیک ہے۔

کچھ دیر خاموشی رہی اور عمران دل ہی دل میں مسکرا تار ہا پھراس نے والٹن کی آ واز سنی جو

چربهآ ہشگی فرش پرلٹادیا۔

تھوڑی دیر بعد عمران دور ہوتے ہوئے قدموں کی آ وازیں سن رہا تھا۔ والٹن کمرے سے جاچکا تھا۔ لیکن دروازہ مقفل ہونے کی آ واز نہیں سن تھی۔ وہ اسی طرح آ تکھیں بند کئے فرش پر پڑا رہا۔ کچھ دیر بعد اس نے پھر قدموں کی آ واز سنی لیکن آ تکھیں نہیں کھولیں۔البتہ اندازہ کرلیا کہ آنے والے دوہی ہو سکتے ہیں۔

یہ آ دمی میری سمجھ میں ابھی تک نہیں آیا؟۔عمران نے لزی کی آواز سن۔

کیا یہ ایک شاندار ایڈو نچز نہیں ہوگا کہتم ایک نیم دیوانے اور احمق آ دمی کی محبوبہ بنو۔ بیہ والٹن کی آ واز تھی لزی کی کھنکھناتی ہوئی ہنسی سے کمرہ گونج اٹھا۔

جانتی ہو۔اس نے کس کا حلیہ بتایا ہے؟۔والٹن نے کہا۔

کسکا؟۔

گروبرکا۔

نهيں۔

یقین کرو گروبر ہی نے اسے ہمارے پیچھے لگایا ہے۔

مگر کیوں؟۔اگراسے ٹکراناہی ہے تو ٹکراجائے اس سے کیافائدہ پہنچے گا؟۔لزی نے کہا۔ گروبر کو میں نے محض اس لیے راستے سے ہٹانا جا ہاتھا کہ وہ نقاب پوش کے چکر میں پڑ گیا تھا اور اسے بے نقاب کر دینے کی فکر میں تھا۔اس کی بیدواہش اب اور شدت سے بھڑک

لزی تہمیں اس احمق کو بہت ہی احتیاط سے ہینڈل کرنا ہے۔ اگر گروبر ہاتھ آ گیا تو میں اسے تمہاراہی کارنامہ مجھوں گا۔

آ ہا۔ایک بات سمجھ میں نہیں آتی ۔ لزی بولی ۔ آخریہ گرو برنقاب پیش کے چکر میں کیوں ير گياتھا؟۔

ہم میں سے کون نہیں ہے اس کے چکر میں ۔ صرف نیت کا فرق ہے۔ گرو برشایداس فکر میں تھا کہاس تک پہنچ کراہے بلیک میل کرے۔۔۔۔ہم تومحض اس لیےاسے جاننا جاہتے ہیں کہوہ ہمارا چیف ہے۔

پتہیں کیوں۔۔۔۔اوہ۔۔۔۔دیکھووہ ہوش میں آ رہاہے۔

عمران نے ایک جھر جھری سی لی تھی اور آئکھوں کے بیوٹے گردش میں آ گئے تھے۔ پھر یک بیک وہلق سے بلی کی ہی آ واز نکالتا ہوااٹھ بیٹھا۔

اوہو۔۔ کیسی طبیعت ہے تمہاری لزی اس کی طرف جھیٹی۔

ارے باپ رے۔عمران بوکھلا کرا یک طرف کھسک گیا۔اورلزی بےساختہ ہنس پڑی۔ والثن بهي مسكرار ما تفايه

اب عمران بروالتُن كي حيثيت واضح هو گئ تھي۔ قياس تو پہلے بھي يہي تھاليكن محض قياسات کی بنا پر نہ کوئی نظریہ قائم کیا جاسکتا ہےاور نہ را عمل ہی متعین کی جاسکتی ہے۔اب اس کا یقین ہوجانے پر کہ والٹن محض آلہ کارہے۔اس مسلے پر باقاعدہ طور پرسوچنا شروع کر دیا تھا۔ لزی اس سے بہت قریب آ گئ تھی اور وہ ہر وفت اس آ دمی کی تاک میں رہتی تھی جس کے اکسانے برعمران نے اس کی اور والٹن کی نگرانی شروع کی تھی لیکن ظاہر ہے کہ اس سلسلے میں اسے مایوسی ہی ہونی تھی۔ بھلا گر و برتھا ہی کہاں کہان کے درمیان آٹیکتا۔

لزی اور والٹن کو جھانسا دینے کے بعد عمران نے چوہان اور خاور کو مدایت دی تھی کہ وہ سردار گڈھ سے واپس چلے جائیں۔ابان کی جگہ کیپٹن صدیقی اور سار جنٹ نعمانی کولینی تھی۔ وہ دونوں بھی تیسر ہے ہی دن وہاں بہنچ گئے ۔ان دونوں نے والگاہی میں قیام کیا تھااور ہروفت عمران ہی پرنظرر کھتے تھے۔لیکن عمران نے ابھی تک کوئی کام ان کے سپر زنہیں کیا تھا۔ فی الحال اس نے بیاسکیم ترک کر دی تھی کہ پی سندرم ایڈو کیٹ تک پہنچ کر گرو ہر کے متعلق معلومات حاصل کرے۔اس کے لیے اس سے بہتر اور کوئی طریقہ نہ ہوتا کہ وہ اس سے مل کرصفدر کی ضانت بررہائی کے متعلق مشورہ کرتا۔اسکیم یہی تھی کیکن اب تفشیش کا رخ بدل گیا تھا۔اباسے گروبر کی چندان فکرنہیں تھی۔ پہلے اسے گروبر کی تلاش تھی اس لیے کہ کہ وہ گروہ والوں سے اس کا جھگڑا ہو گیا تھاالیں صورت میں وہ اپنے بچاو کے لیے سرکاری گواہ تک بن سکتا

یار فیاض،میرادل چاہتاہے کہاب میں حقے تمبا کو بنا کر پیچو۔ بہکنے لگے؟۔

پھر بتاومیں کیا کروں اتنے دنوں سے تو جھک مارر ہاہوں تم نے بھی پھی ہیں کیا؟۔ تم یہ کیسے کہہ سکتے ہو کہ میں نے پھی ہیں کیا؟۔ فیاض مسکر ایا۔

ارے تو بتاو نا کون سے فقیر مارے ہیں ۔۔ فقیر ۔۔۔۔ نہیں ۔۔۔ فقری نہیں ۔۔۔۔ وہ کیا کہتے ہیں اسے جو مجان پر رکھ کر کھینچا جاتا ہے۔ ارے لاحول ولا قو مجان بھی شاید غلط کہدر ہا ہوں ۔۔۔۔۔۔ تیر۔۔۔۔ کہنے کا مطلب یہ ہے کہتم نے کون سے بڑے تیر مارے ہیں؟۔

بکواس کر چکے۔

چلوکر چکا۔

سردار گڈھ میں اکثر بڑی حیرت انگیز واردا تیں ہوتی رہتی ہیں۔ کیپٹن فیاض نے جیب سے سگریٹ کیس نکالتے ہوئے کہا۔ مثلا بعض اوقات یہاں سانپ بکٹرت پیدا ہو جاتے ہیں۔

بڑی شان والا ہے۔ نیلی چھتری کا باسی عمران درویشاندا نداز میں آسان کی طرف انگلی اٹھا کر بولا۔ مگراب ایسے حالات میں جب کہ والٹن اورلزی خود ہی اس کے پھندے میں آ پھنسے تھے تو وہ گروبر کے سلسلے میں دردسری کیوں مول لیتا۔اب تو یہی دونوں اصل مجرم تک پہنچنے میں نادانستہ طور پراس کے معاون مددگار بن سکتے تھے۔

کیپٹن فیاض ابھی تک سردار گڈھ ہی میں مقیم تھا اور خلاف توقع اس باراس نے بڑے صبر سے کام لیا تھا۔ نہ تو ابھی تک عمران سے ملنے کی کوشش کی تھی۔ اور نہ فون ہی پراسے بور کیا تھا۔خود عمران ہی اس سے ملا۔ گراچھی طرح اطمینان کر لینے کے بعد کہ اب اس کا تعاقب نہیں کیا جاتا۔ بیملا قات سردار گڈھ کے ایک پاک پارک میں ہوئی تھی۔

بھئی اب تو میں اکتا گیا ہوں ۔ کیپٹن فیاض نے کہا۔

کیوں کیا ہوا؟۔

وہ مریض بھی ختم ہو گیا جس سے پچھ معلوم ہونے کی تو قعی تھی۔

اوه ــــوه آ دمی جوهسیتال میس تها؟ ـ

ہاں، وہی۔

عمران کسی سوچ میں بڑ گیا۔ هر تھوڑی در بعداس نے بوچھا۔ موت کے اسباب کیا تھے؟۔

ہارٹ فیلور۔

بوسٹ مارٹم ہواہے؟۔

عنى \_\_\_\_\_?

پولیس کوان پرشبہ تھا کہ وہ کسی نہ کسی غیر قانونی حرکت کے مرتکب ہورہے ہیں۔ اوراس کے باوجود بھی یہاں کی پولیس قاتلوں کا پیتہ بیں لگاسکتی۔

ہاں۔ فیاض نے ایک طویل سانس لی۔ چند لمے خاموش رہااور پھر بولا۔ پولیس نے بیہ معلوم کرنے کی کوشش کی تھی کہ مرنے والے ایک دوسرے سے کسی قشم کا تعلق رکھتے تھے یا نہیں۔

پھرکیا نتیجہ نکلا؟۔

یچھ بھی نہیں۔ فیاض سر ہلا کر بولا۔ان کا آپس میں تعلق نہیں ثابت ہوسکا۔اسی طرح سانپوں کے شکار ہونے والوں میں کئی سزایاب مجرم بھی تھے۔لیکن ان کا آپس میں کوئی تعلق نہیں ظاہر ہوسکا تھا

ارے پھروہی سانپ؟۔

بورى بات تو سنو \_ فياض جھلا كر بولا \_

میں نے آج تک کسی کی آ دھی بات نہیں سنی تم پوری لیے پھرتے ہو۔ فرسے بتاو کہ پولیس کوکس غیر قانونی حرکت کا شبہ تھاان پر۔

ان میں کچھایسے تھے جن کے متعلق خیال کیا جاتا تھا کہ وہ اسمگریں۔

ww.1001Fun.com

فیاض اس کی طرف دھیان دیئے بغیر کہتا رہا۔ آئے دن ایسی لاشیں ملتی ہیں اور پوشٹ مارٹم کی رپورٹ سانپ کے زہر کی کہانی سناتی ہے۔

سانپ کے دانتوں کے نشانات بھی مرنے والوں کے جسموں پرضرور ملے ہوں گے؟۔ عمران نے پوچھا۔

یقیناً ملتے رہے ہیں۔

ویسے بھی سانپوں اور گیندوں میں بڑا فرق ہوتا ہے۔عمران مسکرایا۔

اس فرق کومیں تم سے زیادہ سمجھتا ہوں۔ فیاض چڑ کر بولا۔

تم نے ابھی تک کوئی کام کی بات نہیں کی سوپر فیاض؟۔ دفعتا عمران سنجیدگی اختیار کرتا ہوا بولا۔ میں نے تم سے کہاتھا کہ گیندوں کے شکار ہونے والوں کے تعلق معلومات فراہم کرو۔ اسی سلسلے میں گفتگو کروں گا۔ فیاض نے کہا اور سگریٹ سلگانے لگا۔

عمران منتظرر ہا۔ فیاض جب کافی مقدار میں دھواں پھیھڑ وں سے خارج کر چکا تو بھرائی ہوئی آ واز میں آ ہستہ سے بولا۔ میں جب ان لوگوں کے متعلق چھان بین کرر ہاتھا اسی دوران میں مجھے ان لوگوں کے متعلق معلوم ہوا جوا کیہ دوران میں سانپوں کا شکار ہوئے تھے۔ اوہو آکھیں نہ نکالو۔۔۔۔ میں دراصل انہیں لوگوں کے متعلق بتاوں گا جو گیندوں کے شکار ہوئے تھے۔

یار بتاوبھی جلدی برے پاس وقت بہت کم ہے۔

تم اس کے متعلق کیا معلوم کرنا چاہتے ہو؟۔ فیاض کی آواز میں کیکیا ہوئے تھی۔ تم اس کے متعلق کیا معلوم کر چکے ہو؟۔ عمراننے اسے گھورتے ہوئے پوچھا۔ اوہ۔ تو تم کافی حد تک آگے جا چکے ہو۔ فیاض نے ٹھنڈی سانس لی۔لیکن اس کے لہجے میں مسرتے تھی۔

ابتم دررک رہے ہو۔عمران نے خشک کہجے میں کہ۔

میں اس سے مل چکا ہوں۔ فیاض بولا۔اس نے ابھی حال ہی میں رپورٹ درج کرائی کہسے چندنامعلوم آ دمیوں کی طرف سے خدشہ ہے کہ وہ اسے مارڈ الیس گے۔

گیندوں والے حادثات شروع ہونے سے پہلے یا بعد کو؟ عمران نے پوچھا۔ وقتل ہو چکے تھے۔فیاض نے جواب دیا۔اس کا بیان ہے کہ اسے دھمکیوں والے خطوط مل رہے ہیں کیکن وہ خودان خطوط کے لکھنے والوں سے نا واقف ہے۔

تم نے خطوط دیکھے ہیں؟۔عمران نے پوچھا۔

ہاں۔اوروہ کسی ایک آ دمی کے لکھے ہوئے نہیں معلوم ہوتے انداز تحریر میں فرق ہے۔ اور دوسری دلچسپ بات میہ ہے کہ اس زمانے میں بھی اس نے ایسی ہی ایک رپورٹ درج کرائی تھی جب مارگزیدہ لوگوں کی لاشیں مل رہی تھیں۔ کیکن بیثابت نہیں ہوسکا تھا۔عمران نے بوجھا۔ نہیں۔

اچھی بات ہے۔عمران نے طریل سانس لی۔ تمہارا کیا نظریہ ہے؟۔

میں تو یہی سمجھتا ہوں کہ گیندوں اور سانیوں والے حادثات کا ایک دوسرے سے گہر اتعلق

\_\_\_

ارے چلو۔ سانپ بھی ہضم کرلوں گا تمہارے لیے۔۔۔۔۔ مگر فی الحال یہاں سانپ زیر بحث نہیں ہیں۔

پهرتم کيا پوچها چا ہے ہو؟۔

وہی بڑے اور پکوڑے میں کیا فرق ہے؟۔

میں بکواس سننے کے موڈ میں نہیں ہوں بہت وقت برباد ہو چکاہے۔ فیاض جھلا گیا۔
اچھاتو میں تہہیں صرف پانچ گھنٹے دیتا ہوں ایک آ دمی کے متعلق معلومات فراہم کرو؟۔
نام اور پہتہ بتاو؟۔ فیاض نے بیزاری سے کہا۔ بہت وقت برباد ہور ہا ہے میری بڑی
بدنا می ہور ہی ہے۔

اسی لیے کہدر ہاتھا۔ کہ ابھی کنوارے ہو۔ سرمہلگا کرنہ نکلا کروبا ہر۔

اچھاتومیں چلا۔ فیاض جھٹکے کے ساتھ اٹھتا ہوا بولا۔

ارے تھہرو۔نام اور پیۃتو لکھتے جاو۔اس کا نام پی سندرم ہے۔ بیشہو کالت ۔۔۔۔

تفشیش سے معلوم ہوا کہ پی سندرم کے برٹ وسیوں نے بھی بھی وہاں کسی ایسے آدمی کوئہیں دیکھا تھا جس کا حلیہ گروبر سے مطابقت رکھتا ہو۔ دوسری طرف پی سندرم نے رپورٹ درج کرالی تھی کہ پچھنا معلوم آدمی اسے جان سے مارڈ الناچا ہتے ہیں۔ فیاض کے بیان کے مطابق نہ تواس نے کسی جان بچیان والے پر شبہ ظاہر کیا تھا اور نہ اپنے کسی دشمن ہی کا نام لیا تھا۔۔۔ بی بھی نہیں بتایا تھا کہ آخر کوئی اسے دھمکیاں دے ہی کیوں رہا تھا۔

پھر فیاض کے بیان کے مطابق گیندوں کے سلسلے میں قتل ہونے والے پولیس کی بلیک لسٹ پر تھے۔اس سے بل کچھ لوگ سانپوں کے شکار ہوئے تھے اور وہ بھی ایسے ہی لوگ تھے جن پر پولیس نظر رکھتی تھی۔اس دوران میں بھی پی سندرم نے رپورٹ درج کرائی تھی کہوہ خطرے میں ہےاس وقت بھی اس نے کچھ خطوط بیش کئے تھے جن میں مارڈ النے کی دھمکیاں تھیں۔عمران سوچتار ہالیکن کسی خاص نتیج پر نہ پہنچ سکا۔سب سے بڑا سوال بیتھا کہ آخر گروبر نے اسے بی سندرم کا پیتہ کیوں بتایا تھا؟ اگرانہیں لوگوں کی طرف سے بی سندرم کودھمکیاں ملی تھیں تو ایسی صورت میں جب کہ وہ لوگ خود گرو ہر کے دشمن ہو گئے تھے۔ گرو ہر کو پی سندرم کا نام بھی نہ لینا جاہئے تھا۔۔۔۔۔۔۔اس کے برعکس وہ والٹن کو بہ آسانی پھانس سکتا تھا۔ مگر کیا بی سندرم کا نام اس لیےلیا گیا تھا کہ وہ بھی کسی معاملے میں نتھی کرلیا جائے ؟ ۔ یا پھراس کا مقصد بی تغاکہ پولیس بی سندرم کے ذریعے مجرموں تک پہنچ جائے اور گرو برخود کواس معاملے سے الگ ہی رکھے۔ دوسری طرف گروبر کے ساتھی اس بری طرح گروبر کے چکر میں تھے کہ

اوہ، فیاض تم آج کل بہت اچھے جارہے ہو۔ کیا سپر نٹنڈنٹ سے انسکٹر بننے کا ارادہ ہے؟۔ فیاض کچھ نہ بولا۔ تھوڑی دیر بعد عمران نے کہا۔ اچھاسو پر فیاض اب میں تو چلالیکن تم پی سندرم سیدور ہی دور رہنا۔ اب اسے چھٹرنے کی ضرورے نہیں۔

کیوں؟۔

اب کھیل ختم ہوجائے گا۔

تم اسے کس سلسلے میں چیک کررہے ہو؟۔ فیاض نے بوچھا۔

بس دیکھتے جاو۔ وہ دراصل صفدر کی ضانت کے لیے ایک آ دمی گیری والٹن کوشش کررہا

-2-

گدُ ضانت ہوجانی جا ہئے۔

فیاض نے کچھ کہنا چاہا مگر پھر خاموش ہوگیا۔غالباوہ عمران کوناراض نہیں کرنا چاہتا تھا۔
پھر بید ملاقات ختم ہوگی۔ عمران سوچ میں کھویا ہوا آ ہستہ آ ہستہ قدم اٹھا تا پارک سے نکل رہا تھا۔ ایک بار پھر گروبراس کے ذہن کی سطح پر ابھر آ یا۔ گروبران لوگوں میں سے تھا جو بظاہر گیندوں والے حادثات کے ذمہ دار تھے۔ وہ کسی بنا پر گروبر سے ناخوش ہو گئے اور انہوں نے اسے ٹھکانے لگا دینا چاہا۔ مگر گروبر خود اپنی حکمت علملی سے نے گیا اور پھر گروبر نے جو اندھیرے میں اس کی شکل نہیں دیکھ سکا تھا۔ اپنی قیام گاہ کی حیثیت سے پی سندرم کے بنگلہ کا پہتہ تایا تھا۔ لیکن اسی رات بنگلے کی کمپاونڈ میں نظر آنے کے بعد پھروہاں اسے نہیں ملا تھا۔ بعد کی بتایا تھا۔ لیکن اسی رات بنگلے کی کمپاونڈ میں نظر آنے کے بعد پھروہاں اسے نہیں ملا تھا۔ بعد کی

عمران نے انہیں با آسانی الو بنالیا تھا اور وہ اس کی حماقت انگیز شخصیت پراعتماد کرنے گھے۔ تھے؟۔

بيسب كياتها؟ ـ

عمران کوفوری طور پراس کا جواب نیل سکا۔ بہر حال اب اس نے فیصلہ کرلیا کہ صدیقی کو والٹن اور لزی کی نگرانی کے لیے والگا ہوٹل میں ہی رکھے اور نعمانی کو پی سندرم کے پیچھے لگا دے۔

رات خوشگوارتھی اور چونکہ یہ پنچر کی رات تھی اس لیے ڈائینگ ہال کافی آباد تھااورا سٹیج پر ایک رقاصہ تھرک رہی تھی عمران نے چاروں طرف نظر دوڑائی کوئی میز خالی نہیں تھی۔ مگرلزی کی میز، وہ اپنی میزیر تہاتھی۔

عمران کسی ہی کچا ہے ہے بغیراس کی طرف بڑھتا چلا گیا۔لزی سگریٹ کے ہلکے ہلکے کش لے رہی تھی اس کے سامنے میز پر شیری کی بوتل رکھی ہوئی تھی۔اس نے نیم وا آئھوں سے عمران کی طرف دیکھا اور ہلکی سی مسکرا ہے اس کے ہونٹوں پر پھیل گئی۔ بب۔۔۔۔۔بیٹھو ۔۔۔۔۔بیٹھو۔ اس نے کہا۔تم کہاں تھے۔۔۔۔ میں تمہارے لیے کتنی بے چین تھی۔۔۔۔ذرا شراب انڈیلو تمہاری عدم موجودگی میں سرور بھی نہیں ہوتا۔

عمران نے بڑے سعادت مندانہ انداز میں اس کے لیے شراب انڈیلنے لگا۔ اور وہ بڑبڑاتی رہی۔ جب سے میں نے تہمیں دیکھا ہے۔۔۔۔نہ جانے کیوں ایسامعلوم ہوتا ہے

جیسے میں تمہارے بغیر زندہ نہ رہ سکوں گی۔

عمران نے گلاس اس کے آگے کھسکادیا اور وہ بولی۔ مگر پیارے ہے بہت بری بات ہے کہ تم شراب نہیں پیتے۔

میرے ڈیڈی کہتے ہیں کہ شادی سے پہلے شراب نہ پی چاہئے ۔عمران نے بسورر جواب دیا۔

تمہارے ڈیڈی ناسمجھ ہیں۔ تمہیں ڈیڈی کی نصیحت پڑمل کرنا جائے۔ کروں گا۔۔۔۔شش۔شادی۔۔۔۔ کے بعد۔عمران نے کہااور پھر جھینپ کر سر جھکالیااوراس کے کانوں کی لویں تک سرخ ہوگئیں۔

ہے۔۔۔۔۔۔وہ اس کا ہے۔۔۔۔۔۔وہ اس کا چنے کا جیسے سر دی لگ کر بخار چڑھ آیا ہو۔ ہاتھ دبا کرمسکرائی۔اورعمران اس طرح کا پنے لگا جیسے سر دی لگ کر بخار چڑھ آیا ہو۔

لزی ہنس پڑی اور اس نے اس کا شانہ تھیتھیا کر کہا۔ ہم دونوں کی زندگی بڑی خوشگوار گزرے گی ۔۔۔۔ مگر دیکھو۔ابتم مجھےاطلاع دیئے بغیر کہیں نہ جایا کرومیں پریشان ہوجاتی ہوں۔

ارے بس کیا بتاوں۔عمران نے ٹھنڈی سانس لے کرکہا۔ زیادہ دورجانے کا ارادہ نہیں تھا۔ مگر وہ مل گیا۔ اس نے کہا کہ میں تمہمیں ایک خط دے رہا ہوں تم اسے مسٹر بندرم کے پاس لے جاودہ تمہارے بھائی کی ضانت کرادیں گے۔وکیل ہیں۔

ارے یہی تواب میں سوچ رہا ہوں کہ اس کے متعلق کوئی گفتگو کیوں نہیں ہوئی تھی؟۔
تم عجیب آ دمی ہو۔ میں میزالٹ دوں گی۔ لزی جھلا گئی۔ نہیں۔۔۔۔ بتاوآ خراس نے
اس کے متعلق کوئی گفتگو کیوں نہیں کی تھی؟۔ عمران نے اس کے غصے کونظرا نداز کر دیا۔
لزی اسے گھورتی ہوئی اپنا نجلا ہونٹ چبانے لگی ایسا معلوم ہورہا تھا جیسے وہ غصہ ضبط
کرنے کی کوشش کررہی ہو۔ عمران بے تعلقا نہ انداز میں ادھرادھرد یکھا رہا۔۔۔۔ شایدوہ یہ
ظاہر کرنا چا ہتا تھا کہ اسے بت کرتے کھول جانے کی عادت ہے۔

اے۔۔۔۔۔ادھر دیکھو۔لزی نے اسے مخاطب کیا۔تم نے اس سے کیا باتیں کی تھیں؟۔

میں نے اس سے کہا تھا کہ میں سمندر میں بھی گھوڑا دوڑا سکتا ہوں۔اس پروہ خوب ہنسا تھا۔ پھرتمہارا تذکرہ چھڑگیا تھا۔ارےاف فوہ اب یاد آیا۔

عمران خاموش ہوکر نیج و تاب کھانے لگا ایسا معلوم ہور ہاتھا جیسے کوئی ایسی بات یاد آگئ ہوجس پراسے غصہ آنا چاہئے۔

کیایادآیا؟۔

ارے اس الو کے پٹھے نے کہاتھا کہ میں تم سے ہوشیار رہوں تم دراصل ایک ایسے آدمی سے محبت کرتی ہوجوا سے چہرے پر نقاب ڈالے رہتا ہے۔ مجھے اس پر غصہ آگیا اور میں نے

لزی نے گلاس ہاتھ سے رکھ دیا اور پلکیس جھپکاتی ہوئی اس کی طرف دیکھنے گئی۔ کون مل گیا تھا؟۔اس نے یو چھا۔

ارے وہی۔عمران نے لاپر واہی سے کہا۔جس نے مجھے تم لوگوں کے پیچھے لگایا تھا اور وہ لال باغ کے ساتویں بنگلے میں وہ جوایک وکیل ہے ما۔۔۔کیانام ہے۔۔۔۔۔مسٹر بندرم ۔۔۔۔۔۔یاڈ نڈرم۔نام ٹھیک سے یا ذہیں۔

اوہ۔۔۔۔ تواس نے تمہیں وہاں بھیجاتھا؟۔ لزی کے لہجے میں حیرت تھی۔ ہاں ۔ کیا کرتا جانا ہی پڑا۔ میں اپنے بھائی کے لیے جان بھی دے سکتا ہوں یہ اس کی ضانت کا معاوضہ تھا۔

پھرتم نے اس وکیل سے گفتگو کی ؟۔

خط جولفا فے میں بند تھالے جا کراسے دے دیا۔اس نے خط پڑھ کرمیری بڑی آ و بھگت کی۔ایک بول کوکا کولا کی پلائی اور پھرسگریٹ پیش کیا۔۔۔۔۔مگرتم جانتی ہو کہ جھے تمبا کو بھی پیندنہیں ہے۔

میں پوچھتی ہوں اس سے کیا گفتگو ہوئی تھی؟۔

جیسے بیچے پیدا ہو سکتے ہیں اورا گرشکر قند۔۔۔۔۔

اوہ ۔ لزی نے دانت پیس کرمیز پر مکارسید کیا۔ میں پوچھتی ہوں بھائی کی ضانت کے

پھر عمران کوتقریبا بیس منٹ تک بیٹھنا پڑا۔اس کے بعدلزی واپس آگئ۔وہ بہت خوش نظر آرہی تھی۔اس نے کہا۔میری دوست نہیں آئی۔لین اس کا ملامز پیغام لایا ہے کہ میں خود اس کی کوشی میں پہنچ جاوں۔وہاں خاصی تفریح رہے گی کیونکہ اس نے ایک پیشہ ورشعبدہ باز کو آج رات کے لیے آگیج کیا ہے۔تم بھی چلومیرے ساتھ۔۔۔چلوگے نا؟۔

ضرور چلوں گا۔عمران بچگانه انداز میں خوش ہوکر بولا۔ شعبدہ باز۔۔۔۔ ہاہا۔۔۔ مجھے بڑا مزا آتا ہے بازنی گری دیکھ کر۔۔۔۔ مگر ذرالباس تبدیل کرلوں اس وقت ٹھنڈک کچھ بڑھ گئی ہے۔

جلدی کرو، میں بھی لباس تبدیل کرنے جارہی ہوں۔ لزی نے کہااور عمران اپنے کمرے کی طرف روانہ ہو گیا۔ پھر وہ مقفل کھولنے کے لیے جھکا ہی تھا کہ نعمانی آ گیا۔ دونوں اندرداخل ہوئے عمران نے دروازہ بند کیا۔

وہ آپ کو کہیں لے جائے گی۔ نعمانی نے آ ہستہ سے کہا۔ اس نے باہرٹیلیفون بوتھ میں کسی سے آپ کے متعلق گفتگو کی تھی اور پھر شاید دوسری طرف سے کہا گیا تھا کہ وہ آپ کو کہیں لے جائے۔

اس نے میرے متعلق کیا گفتگو کی تھی؟۔

یمی کہ گروبرآ پ کو ملاتھا اور ایک خط دے کر سندرم نامی کسی آ دمی کے پاس بھیجاتھا

اسے برا بھلا کہا۔بس پھر میں بھول ہی گیا کہ میں اس کے پاس کس لیے گیا تھا۔ لزی کے ہونٹ خفیف سے کھل گئے تھے اور چبکدار دانتوں کی قطار کا کچھ حصہ بڑے

د ککش انداز میں جھا تکنے لگا۔ آئکھوں سے تخیرز دگی متر شخ تھی۔

میں اسے مارڈ الوں گا۔عمران نے کہا۔بستم اتنا کہددو کہاس نے جھوٹ کہاتھا؟۔ میں اسے جانتی ہی نہیں ۔ پیٹہیں وہ کون ہے اور اس نے کیوں الیں لغویات کہی تھیں۔ اچھی بات ہے تو میں اسے دیکھ لوں گا۔

پتے نہیں تم کن الٹے سیدھے آ دمیوں سے ملتے پھرتے ہو۔ لزی نے شکایت آ میز کہج میں کہا۔ میں کہتی ہوں کہ یہلوگ میرے اور تمہارے تعلقات خراب کرادیں گے۔

ارے واہ۔۔۔مرگئے کرانے والے۔۔۔میں گدھا تو نہیں ہوں کہان کی باتوں میں آ جاوں گا۔

اوہو، کھرو۔ میں ابھی آئی ۔۔۔۔ زیادہ سے زیادہ دس منٹ کگیں گے۔ میری ایک دوست آنے والی تھی۔ ذراد کھے لوں وہ پارک میں تو نہیں ہے۔تم یہیں بیٹھنا اگر کہیں گئے تو میں خفا ہوجاول گی۔۔۔ آل

وه عمران كا دايال گال سهلاتی موئی اٹھ گئ۔

عمران نے آنکھوں کی جنبش سے سار جنٹ نعمانی کو اشارہ کیا۔ جو ہال کے ایک گوشے میں بیٹھااسی کی طرف دیکھ رہاتھا۔ لزی دروازے کے قریب پہنچ چکی تھی نعمانی بھی اٹھا اور وہ وہ ڈائینگ ہال میں آئے اور یہاں عمران کواپنا منتظر پایا۔

چے۔۔۔۔ چلو۔ عمران نے کیکیائی ہوئی آ واز میں کہا۔اتنی دیر کر دی تم لوگوں نے اگروہ دوچار شعبدے دکھا چکا ہوگا تو مجھے بڑاافسوس ہوگا۔

باہر آ کر والٹن نے آ ہستہ سے لزی سے کہا۔ اوہ۔۔۔ وہ دیکھو۔۔۔ وہ گاڑی آئی ہے جس کا باڈی ساونڈ پروف جھے ہی میں بٹھا نا ہوگا۔ یہ گاڑی جسجنے کا تو یہی مقصد ہوسکتا ہے۔

عمران ان سے کچھ فاصلے پرتھااس لیے شایدوہ ان کی کوئی گفتگونہیں سن سکا تھا۔ بہر حال وہ سیاہ رنگ کی ایک بڑی ہی وین کے قریب پہنچ کررک گئے۔

والٹن نے اس کا پچھلہ حصہ کھولا۔ اندرروشی تھی اور وہ ایک چھوٹا سا آ رام دہ کمرہ ہورہا تھا۔ لڑی نے عمران سے کہا کہ وہ اندر بیٹھ جائے۔خود آ کے والٹن کے ساتھ بیٹھ گی۔عمران بے چون و چرااندر بیٹھ گیا۔ والٹن نے دروازہ بند کر دیا۔ پھروہ دونوں اگلی سیٹ کے پاس آ بیٹھ۔ وین چل پڑی کیکن وہ دونوں خاموش تھے شاید ڈرائیور کی موجود گی میں کسی قسم کی گفتگونہیں کرنا جا ہے۔،

تھوڑی دیر بعد گاڑی ایک ویران راستے پر مڑ گئی۔ چونکہ وہ چڑھائی تھی اس لیے رفتار دھیمی ہوگئ تھی۔ سڑک کے دونوں جانب او نچے او نچے چٹانیں تھیں۔ جب کسی موڑ پریک بیک

۔۔۔۔نعمانی نے کہااور قریب قریب وہی سب کچھد ہرایا جوعمران نے لڑی سے کہاتھا۔
اچھی بات ہے تو میں جاول اس کے ساتھ۔۔۔۔اور تم دونوں۔۔۔۔نظر رکھنالیکن
اسے تعاقب کا احساس نہ ہونے پائے یعنی اگر ہم کسی ایسے ویران راستے پر جارہے ہوں جہاں
ٹریفک نہ ہوتو تم قطعی تعاقب نہ کرنا۔ کیونکہ میں ان کے ہوشیار ہوجانے کا خطرہ نہیں مول لے
سکتا۔

لیکن اگر آپ تنها کسی مصیبت میں پڑ گئے تو۔ ؟ اس کی پرواہ نہ کرو۔ نعمانی سر ہلا کررہ گیا۔



لزی اور والٹن طویل راہداری میں کھڑے آہتہ آہتہ گفتگو کررہے تھے۔ میراخیال ہے کہاس طرح چیف گروبر کوشکار کرنا چاہتا ہے۔ والٹن نے کہا۔ کیسے؟۔

مجھے یقین ہے کہ گروبراس احمق پر ہر وقت نظر رکھتا ہوگا۔لہذا ہوسکتا ہے کہ وہ ہمارا تعاقب کرے۔ ۾ڪلائي۔

کون ہیں ہے؟۔

وہی احمق آ دمی اسے ہم لائے تھے۔ والٹن؟۔ آنے والاغرایا۔ پیسیہوا؟۔

میں کیا بتاوں چیف،خود میری سمجھ میں نہیں آر ہا۔ میں نےخود ہی اسے اٹھایا تھا اور اس کے متعلق میسوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ وہ راستے ہی میں اتر جائے گا۔ ایک جگہ بھی تو گاڑی نہیں روکی گئی تھی۔

کیا تمہیں یقین ہے کہ تمہاراتعا قب نہیں کیا گیا ہوگا؟۔

مجھے یقین ہے چیف۔ کیونکہ میں اس معاملے میں ضروت سے زیادہ مختاط رہاتھا۔ خیر اندر آو۔ آنے والا مکان کی طرف مڑتا ہوا بولا۔ اگروہ چڑھائی شروع ہونے کے

بعداتراہے تو ذراہی می دریمیں اسے یہاں آنا پڑے گا۔ چڑھائی شروع ہونے کے بعدسے ہر موڑ پر میراکوئی نہ کوئی آدمی موجود ہے اوراس سے گزرنے والے اجنبیوں کوقینی طور پر چیک کیا جاتا ہے۔خواہ وہ کسی وقت ادھرسے گزرے۔ وہ لکڑی کے مکان میں داخل ہوئے ان کے

مكان انداز سے بھی خاستہ حال تھا۔ ایسامعلوم ہور ہاتھا جیسے اسے استعال نہیں كیا جاتا۔ وہاں دوآ دمی اور بھی تھے۔ ان کی گاڑی کے ہیڑلیمپس کی روشنی پڑتی تو ایسامعلوم ہوتا جیسے وہ او نگھتے او نگھتے چونک پڑے ہول۔ ہوں۔

یچھ در بعد گاڑی لکڑی کے چھوٹے سے مکان کے سامنے رک گئے۔ یہاں بھی گہرا اندھیرا تھا۔البتہ مکان کی چھوٹی چھوٹی کھڑ کیوں میں مدہم سی روشنی دکھائی دے رہی تھی۔والٹن اورلزی بڑے اطمینان سے بنچا تر ہے اور پچھ دیر تک ان میں سرگوشیاں ہوتی رہیں۔ پھر والٹن نے گاڑی کی پشت پر آ کر دروازہ کھولالیکن دوسرے ہی لمحے میں اس کے حلق سے ایک تیجر زدہ سی آ وازنکلی ۔۔۔۔گاڑی خالی تھی اور عمران کا پہتہ نہ تھالزی بھی آ گئی اور وہ بھی والٹن ہی کی طرح آ تکھیں پھاڑ بھاڑ کرگاڑی کے اندرد کیھنے گئی۔ دفعتا لکڑی کے مکان سے سی کی غرائی سی آ واز آئی۔

کیول کیا ہور ہاہے؟۔

دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور مضبوطی سے ہونٹ بند کئے اور بے حس وحرکت کھڑے رہے۔

ہلکی سی چر چراہٹ کے ساتھ مکان کا دروازہ کھلا اور قدموں کی آ واز آئی۔ جوان سے قریب ہوتی گئی۔ اور پھرآنے والاان کے قریب پہنچ کررک گیا۔

كيابات ہے۔۔۔؟۔آنے والے نے پوچھا۔

وہ تو ۔۔۔۔۔نن ۔۔۔۔۔۔نن

میں وہ ہوں جس کی آ واز اور لہجے کی تم نے قتل اتارنے کی کوشش کی ہے۔

نے آنے والے نقاب بیش نے کہا اور پھر والٹن سے بولا۔ والٹن اسے بکڑ کررسی سے

جکڑ دو۔۔۔۔ارے کیاتم نے اسے ابھی تک نہیں پہیچا نا۔۔۔۔۔؟ بیگر وبرہے۔۔۔۔

میرے بھیس میں تمہاری گردن کا شخ آیا ہے۔۔۔۔ ذرااس کے چہرے سے نقاب تو ہٹاو۔

حقیقت خود ہی تم پر منکشف ہو جائے گی۔ چلو میں تمہیں حکم دیتا ہوں۔۔۔۔ ہماراسب سے بڑا

وشمن اپنی حماقت سے ہمارے جال میں آگیا ہے۔۔۔۔ پکڑو۔

والٹن پہلے نقاب پیش کی طرف بڑھا۔اوراس نے بھی ریوالور نکال لیا۔

پیچیے ہٹو۔ورنہ گولی ماردوں گا۔ پہلا نقاب پیش د ہاڑا۔

تم سب ہٹ جاو۔ نئے آنے والے نقاب پوش نے ہنس کر کہا۔ میں دیلج لوں گا۔

وہ سب ادھرادھر ہے گئے۔اب دونوں نقاب پیش ایک دوسرے کے مقابل تھے۔دفعتا

یہلے نقاب بیش کے ریوالور سے شعلہ نکلا۔۔۔۔۔اور نیا نقاب بیش اچھل کر دیوار سے جا ٹکا

اس کا بایاں ہاتھ سینے پر تھا اور داہنا ہاتھ نیچے جھول گیا تھا۔ وہ ہولے ہولے کراہنے لگا۔ ایسا

معلوم ہور ہاتھا جیسے تکلیف کی زیادتی کی وجہ سے حلق سے آواز ہی نہ نکل رہی ہو۔

یہلے نقاب بیش نے فاتحانہ انداز میں قہقہہ لگایا پھر بڑبڑا تا ہوا دوسرے نقاب بیش کی طرف بڑھا۔ دیکھ لیاتم نے یہ ہماریشمنوں میں سے کوئی ہے۔اب میں تمہیں اس کا چہرہ

کیوں۔۔۔والٹن؟۔نقاب بوش والٹن کی طرف مڑ کرغریا۔ گروبر برتم نے کس کے حکم سے حملہ کیا تھا۔

اس کی نیت خراب تھی چیف۔اس کیے میں نے سوچا۔

تم نے بچھنہیں سوچاتم میں بچھ سوچنے کی صلاحیت ہی نہیں۔والٹن نے سرجھکالیا۔ بولوخاموش کیوں ہو گئے؟۔

اگر مجھے یہ معلوم ہوتا کہ آپ باز پرسی کریں گے تو شاید۔۔۔۔

ہاہا۔۔۔نقاب پیش نے قہقہہ لگایا۔ کیوں والٹن میں اس وقت تمہیں ایک کھلی کتاب کی طرح نہیں پڑھ سکتا۔ کیاتم نے لزی کے لیے گروبر گوتل نہیں کرنا چاہاتھا۔ تم نہیں پسند کرتے تھے کہ لزی کوتمہارےعلاوہ اور کوئی جاہے؟۔

تظہر و، دفعتا دروازے کی طرف سے آواز آئی وہ چونک ک ادھر دیکھنے گئے۔ دروازے کے سامنے ایک نقاب بوش کھڑا تھا اس کے ہاتھ میں ریوالورتھا۔ جہاں سے وہ ان سیھو ں کوکور

والٹن۔۔۔۔ نئے آنے والے نقاب پوش نے کہا۔لود کیھو آخراس وقت میں نے چور بکڑ ہی لیاا گرمجھے ذرابھی دیر ہوجاتی تویتہ ہیں قتل کر کے لزی کوزبردستی اٹھالے جاتا۔

وہ سب جیرت سے آئکھیں بھاڑ بھاڑ کرنوار دنقاب بوش کو دیکھا تھا کیونکہ اس کی آواز دوسرے نقاب بوش کی آواز میں ذرہ برابرنہیں تھا۔ لہجہ تک یکسال تھا۔ نہیں فی الحال اسے رسی سے جکڑ دو۔اس سے بہت کچھ معلومات حاصل کرنی ہیں۔تم مسجھتے ہی ہو۔اس کے بعد پھریتہہاراہے۔

گروبردیوانوں کی طرح چنجتار ہالیکن اسے رسیوں سے جکڑ دیا گیا۔ والٹن کہہر ہاتھا۔ اف۔۔۔۔فوہ۔۔۔۔ چیف۔ بیرسور واقعی بڑا حالاک ہے۔ پہلے اس نے ایک بیوتوف آ دمی کو ہمارے پیچھے لگایا اوراسے سکھا دیا کہ وہ کسی وقت خود کو ہم پر ظاہر کر دے پھراس کا حلیہ ہمیں بتائے کہاسی نے اس کو ہمارے پیچھے لگایا تھا۔ مجھے گروبر کی تلاش تھی میں دھوکا کھا گیا تھا۔ میں نے سوچا بیاحمق اچھا پھنسا ہے اسی کے ذریعے گروبر تک پہنچ جاوں گا۔لیکن بیتواس وقت معلوم ہوا کہ اس احمق نے ہمیں اچھی طرح بیوتوف بنایا ہے۔ چونکہ ہمیں یہاں لا کر پھنسایا تھااس لیےخودراستے ہی سے غائب ہو گیا۔مگر جناب تو کیااس دوران میں بیگروبر ہی ہم سے فون پر گفتگو کرتار ہاتھا؟۔

قطعی ۔ دوسرے نقاب پوش نے کہا۔ میں ہاس کا موقع دیا تھا تا کہ یہ بہ آسانی میری گرفت میں آسکے۔ یہ چونکہ میری آ واز کی کامیاب نقل ا تارسکتا تھااس لیےاس نے سوجا کہ مجھے ٹھکانے لگا کرخودمیری جگہ لے لے۔اور میں والٹن تمہاراشکر گزار ہوں کہ تمہاری ذہانت نے اس کے نایاک ارادے تاڑ کیے تھے۔

یے فراڈ ہے۔ یے فراڈ ہے۔ گروبرحلق بھاڑ بھاڑ کر چینتار ہا۔ مگروہ لوگ قبقہے لگار ہے تھے۔ احچھااب اسے لے چلو۔۔۔شہر میں تمہیں اس کا تماشا دکھاوں گا اور شاید آج تم میری

دکھاوں گا۔اس نے اپنار بوالور جیب میں ڈال کر دونوں ہاتھ نو وار دنقاب بوش کے چہرے کی طرف بڑھائے جس کے متعلق یہی کہا جا سکتا تھا کہ اس کا دم اکھڑر ہاہے۔ کیونکہ اس کے بار بارسکڑتے اور پھلتے ہوئے ہونٹوں سے گھٹی تھی سسکیاں منتشر ہور ہی تھیں۔

لیکن غیرمتوقع طور پراحانک دوسرے نقاب پوش کی لات اس کے بیٹ پر پڑی اورایک بے ساختیسم کی چنج کے ساتھ دوسری طرف الٹ گیا۔ ساتھ ہی دوسرے نقاب پوش نے اس پر چھلانگ لگائی اوراس پراس طرح جاگرا جیسے کوئی بازکسی جھوٹے سے پرندے کو چھاب کربیٹھ جاتا ہے۔ پہلانقاب پوش اس کی گرفت سے نکلنے کی کوشش کرنے لگا۔

آ و ـ ـ ـ ـ والنن \_ ـ ـ ـ قريب آ و ـ ـ ـ ـ گروبر کی شکل ديکھو - جو آ واز بدل کرتمهيں دھوکہ دینے کی کوشش کررہا تھا۔ دوسرے نقاب پیش نے ہنس کر کہا۔اس نے اپنی بائیس کلائی پہلے نقاب پوش کی گردن پر جمادی تھی اور داہنے ہاتھ سے اس کا نقاب نوچ رہا تھا۔ گروبر۔۔۔؟ بیک وقت سبھوں کی زبان سے نکلا۔

میں تمہارا چیف ہوں ۔۔۔ میں تمہارا چیف ہوں ۔ گروبر گھٹی گھٹی سی آ واز میں چیخ رہا

اس لیے ہم تمہاری بوٹیاں اڑا دیں گے۔ والٹن غرایا۔۔۔ پھراس نے دوسرے نقاب پیش سے کہا۔ چیف اسے ہمارے حوالے کر دیجئے ۔ہم اس کے جسم کا ریشہ ریشہ الگ کر دیں حچرانے کے لیے بولی۔

پیمسکلہ یوں رواروی میں نہیں طے ہوسکتا۔ میں اس پرغور کروں گی ۔۔ جناب ۔۔۔۔ اور۔۔۔۔چونہ۔

لیکن وہ اس سے آ گے نہ کہہ کی کیونکہ اس نے اچا نک وین کو سلح پولیس کے نرغے میں دیکھا۔را کِفلیں ان کی جانب اُٹھی ہوئی تھیں۔

ارے بیکیا ہوا۔۔۔؟۔والٹن کی زبان سے بےساختہ نکلا اوراس کےساتھ ہی اس کا ہاتھ ریوالور کی طرف جانے لگا۔

نہیں۔نقاب پوش نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔تمہاری شادی لزی کے ساتھ ضرور ہوگی۔مگر اسی صورت میں جب کہتم دونوں وعدہ معاف گواہ بن جاو۔

د فعتا ایک آ دمی گاڑی کے قریب آ گیا اور نقاب پیش والٹن سے بولا۔

ان سے ملو والٹن ۔۔۔۔ یہ ہیں سینٹرل کے کیبیٹن فیاض ۔معقول آ دمی ہیں ۔تمہاری شادی میں حارج نہیں ہول گے۔

کیپٹن فیاض کے پیچھے کھڑ ہے ہوئے انسپکٹر نے ہتھکڑیوں کا جوڑا والٹن کے ہاتھوں میں ڈال دیا۔ پھر دوسری ہتھکڑیاں نقاب پوش کی طرف بڑھائیں۔ نہیں۔ کیپٹن فیاض نے کہا۔ عورت کے ہاتھوں میں لگاو۔ نہیں کیوں؟۔ والٹن غرایا۔ یہ ہمارا چیف ہے ملک کا ایک بہت بڑا اسمگلر۔ شخصیت سے بھی واقف ہوجاو۔

وہ اسی وین میں بیٹھ گئے۔جس میں والٹن اورلزی عمران کولائے تھے۔ لزی، والٹن اور نقاب پوش اگلی نشست پر تھے۔والٹن،ڈرائیور کرر ہاتھا۔ بقیہ لوگ قیدی نقاب پوش سمیت پچھلے جھے میں تھے۔

ریلوے اسٹیشن کے قریب اس نے والٹن سے گاڑی رو کنے کو کہا۔

میں ذراٹیلیفون بوتھ سے ایک کال کروں گا۔تم تھہرو۔وہ گاڑی سے اتر کراندھیرے میں غائب ہوگیا۔

پیتہیں کیا ہونے والا ہے۔لزی بڑبڑائی۔میرادل بہت الجھ رہا ہے۔

یہ چیف واقعی بہت جیرت انگیز ہے۔ والٹن بولا ۔لزی نے پھر پچھ ہیں کہا۔تھوڑی دیر بعد
نقاب پیش پھر واپس آ گیا۔لیکن اس کے باوجو دبھی ان کی روائگی نہیں ہوسکی۔نقاب پیش نے
بتایا کہ اس نے جسے فون کیا تھا۔وہ یہیں آ رہا ہے۔لہذا اس کا انتظار کرنا پڑےگا۔
والٹن اورلزی خاموش رہے۔نقاب پیش نے کہا۔ کیوں والٹن؟۔اگرتم لزی سے شادی
کرلوتو کیا حرج ہے۔

حرج تونہیں ہے جناب مگرایک میری خواہش سے کیا ہوتا ہے؟۔ وہ تھوڑی دریتک اس مسلے پر گفتگو کرتے رہے۔ نقاب پیش لزی کو سمجھا تا رہا کہ اسے والٹن سے شادی کر لینی جیا ہے ۔۔۔۔لزی پہلے تو با قاعدہ طور پر بحث کرتی رہی۔ پھر پیچھا اچھاسو پر فیاض۔۔۔اب مجھے اجازت دو۔عمران ہاتھ ہلا کر بولا۔ آج رات پھر مجھے بیسو چنا ہے کہ مجھے بھنڈی کا سالن کیوں اچھانہیں لگتا۔ جب کہ بھنڈی پرلوگوں نے بوری پوری کتابیں لکھ ڈالی ہیں۔ٹاٹا۔



دوسری ضبح عمران دریتک نه سوسکا کیونکه فیاض نازل ہوگیا تھااس کے ساتھ صفدر بھی تھا۔
تہمارا ہی خیال سہی نکلا۔ فیاض نے کہا۔ وہ گیندیں اس لیے چینکی جاتی تھی کہ گروبر کے
آ دمی ان پراس طرح جھپٹیں کہ مقتول ان کے نرغے میں آ جائے۔ وہ اسے ختم کریں اور صاف
نکل جائیں۔ بھیٹر بھاڑ میں یہ بھی نہ معلوم ہو سکے کہ حملہ آ ورکون تھا۔ مارے جانے والے پی
سندرم کے آ دمی تھے۔ پی سندرم کو بھی میں نے گرفتار کر لیا ہے اور اب کروڑ وں کا مال بر آ مد ہوا
ہے۔ گروبراور سندرم بہت عرصے سے اسم گلنگ کرتے آ ہے ہیں۔ گرپی

سندرم بھی مخالف گروہ کے سرغنہ کی شخصیت سے واقف نہیں تھا۔ سندرم صرف اسمگارتھا لیکن اس میں جوڑتو ڑکی صلاحیت نہیں تھی۔ اس لیے گروبر کے ہاتھوں ہمیشہ پٹتار ہا۔ اور ہاں وہ سانپوں والا معاملہ بھی انہی لوگوں سے تعلق رکھتا تھا۔ وہ بھی سندرم ہی کے آ دمی تھے۔ اور وہ کسی کا زہر نہیں تھا بلکہ گروبر کے آ دمیوں نے حقیقتا زہر لیافتیم کے سانپ پال رکھے تھے اور

تم دھوکا کھا گئے والٹن۔نقاب پوش نے قہقہدلگایا۔ میں پی سندرم ایڈووکیٹ ہوں۔ تبتم میرے چیف سے بھی بڑے اسمگلر ہو۔اس سے زیادہ نہ ہو۔والٹن کی آ واز کا نپ رہی تھی۔ تب نقاب پوش نے کیبیٹن فیاض سے کہا۔سن لیاتم نے کہاب نہ کہنا کہ مجھ سے حماقت سرز د ہوئی ہے؟۔

تم آخر ہوکون؟ ۔ لزی جھلائے ہوئے لہجے میں چیخی ۔

آ ہا۔۔۔۔ میں، میں وہی مظلوم احمق ہوں۔ جسے تم اور زیادہ احمق بنانا چا ہتی تھیں۔ نقاب پوش نے چہرے سے نقاب ہٹادی۔

لزی اور والٹن کی آئیمیں جیرت سے پھٹی رہ گئیں۔ وین کے پچھلے جھے میں دوسروں کے بھی ہتھکڑیاں لگ رہی تھیں۔ دفعتا گروبر کی آ واز آئی۔ دیکھ لیا مردودتم نے اپنی حماقت کا منتیجہ۔ کتو ہم اندھے ہو گئے تھے۔

والٹن ڈی سُر۔ احمق نے ہنس کر کہا۔ گروبرٹھیک کہدر ہاہے۔ وہی حقیقتا تمہارا چیف تھااور تمہارے درمیان معمولی کارکنوں کی حیثیت سے رہتا تھا۔ اگر وہ تمہارا چیف نہ ہوتا تو اس طرح تمہارے ہاتھوں سے نجے نہ نکاتا۔

وہ کوئی بھی ہو۔ مجھے اس سے نفرت ہے۔ والٹن غرایا۔

بس پھرسر کاری گواہ بن جاو۔

يقييناً بنول گا۔

مگرآ خراس ہنگامے کی کیاضرورت تھی؟۔صفدرنے پوچھا۔وہ خاموثی سے بھی اسے ختم کر سکتے تھے؟۔

جب وہ اسمگلرآ پس میں لڑتے ہیں تو مقصد یہ ہوتا ہے کہ ان میں سے ایک میدان چھوڑر ہما گرا ہے کہ ان میں سے ایک میدان چھوڑر ہما گ جائے پہلے گروبر نے خاموثی ہی سے کام کیا تھا۔ مثلا سانپ کاٹے کی واردا تیں۔لین سندرم اس کے مقابلے میں جمار ہا۔ پھر گروبر نے کہا اچھا اب علانیہ بھری پڑی سڑکوں پرقل ہوں گے۔مقصد یہ تھا کہ سندرم دہشت زدہ ہوکر بھا گ نکلے ساتھ ہی گروبر یہ بھی چاہتا تھا کہ اصل معاطع کاعلم پولیس کو نہونے پائے۔لہذا اس کے گروہ کی ایک عورت لزی سول ہسپتال سے تعلق ہوگئ تھی تا کہا گرکوئی زخی وہاں بہنچ تو پولیس کو بیان نہ دے سکے وہ اس سے پہلے ہی اسے زہردے دیتے تھی یا کوئی الی دواجس سے اس کی ذہنی حالت ہی خراب ہوجائے۔

اسے زہردے دیتے تھی یا کوئی الی دواجس سے اس کی ذہنی حالت ہی خراب ہوجائے۔

والٹن مجھے ایک وین میں لے گیا اوراس کا دروازہ ایسا تھاہ اندر سے بھی کھل سکتا تھا۔ جیسے ہی وہ وین رکی تھی میں اتر کر چٹانوں کی اوٹ میں ہو گیا تھا۔ پھر جب وہ سب لکڑی کے مکان کے نادر چلے گئے تو میں بھی باہر سے مکان کے اندر کا جایزہ لینے لگا۔ پچویشن ایسی تھی کہ ایک تدبیر سوجھ ہی گئی۔ جیب سے نقاب نکالی اور شروع پو گیا۔

سانپوں سے ڈسوا کران کی لاشیں سرطوں پر پھینکوا دیتے تھے۔والٹن نے سب کچھ بتا دیا ہے مگر وہ عورت زبان نہیں کھولتی اس نے سرکاری گواہ بننے سے انکار کر دیا ہے۔

وہ کہتی ہے کہ اگر گروبر ہی ہمارا چیف تھا تو اس کے لیے میں جان بھی دے سکتی ہوں۔
عورت عمران نے ٹھنڈی سانس لی اور خاموش ہو گیا پھر تھوڑی دیر بعد بولا - حالانکہ
یہی عورت ایک بارگروبر کوتل کرادینے کی کوشش کر چکی ہے ۔ اورگروبر پر دوبارہ ہاتھ ڈالنے ہی
کے لیے وہ مجھ سے قریب ہوگئ تھی ۔۔۔۔ مگراب وہ گروبر کے لیے جان بھی دے سکتی ہے۔
اس کے بعد عمران کو پوری کہانی دہرانی پڑی ۔ فیاض سنتار ہا۔ جب عمران خاموش ہوا تو
اس نے کہا۔ آخر یہ گروبر نے تہمیں پی سندرم کا پتہ کیوں بتا دیا تھا۔ جب کہ وہ اپنے مخالفوں کو
بھی منظر عام پڑہیں آنے دینا چا ہتا تھا؟۔

شایداندهیرے میں وہ مجھے ہی پی سندرم سمجھا تھا۔ چونکہ بیددونوں گروہ ایک دوسرے کی توہ میں لگےرہتے تھے۔لہذااس وقت وہاں پی سندرم کی موجود گی بھی ناممکنات میں سے نہیں تھی اور پھر بیددونوں گروہ ایک دوسرے کے آ دمیوں کوتوڑنے کی فکر میں بھی رہتے تھے۔ بہر حال میرا خیال ہے کہ گروبر نے اس وقت پہنیس بتایا تھا بلکہ بیہ جتایا تھا کہ میں تمہیں بہجان گیا مول۔

مگرتم تو کہتے ہوکہ گروبر تہمیں پی سندرم کے بنگلے کی کمپاونڈ میں بھی نظر آیا تھا۔ ہاں یہ تواس کے لیے ایک شاندار موقع تھا۔وہ پی سندرم کی ہمدر دیاں حاصل کر کے اس

www.1001Fun.com

کچھ بھی ہوں۔ فیاض مسکرایا۔تم سے تو شیطان بھی پناہ مائگے گا۔ پھرصفدر کی طرف دیکھ کر بولا۔ارے کیا بیسی آ دمی کا کام ہوسکتا ہے تنہااتنے مجرموں سے نیٹنا؟۔

اور پھرایسے حالات بیدا کرنا کہ وہ خود ہی اپنے سرغنہ کو پکڑ کر باندھ لیں۔ یہی نہیں بلکہ گرفتار ہونے کے لیے بھی خوشی خوشی اس کے ساتھ چلے آئیں؟۔

کھیل ہیں۔ ورنہ بعض اوقات توالی فاش غلطیاں ہوتی ہیں کہ سوچ کرا بجھن ہوتی ہے۔ مثلا ایک بارایک قسدم کی گیس کے چکر میں پڑکر بالکل ہی بے دست و پا ہو گیا تھا اورایک دوسرا ایک بارایک قسدم کی گیس کے چکر میں پڑکر بالکل ہی بے دست و پا ہو گیا تھا اورایک دوسرا آ دمی صرف پندرہ منٹ تک سانس رو کے رکھنے کی بنا پر ماسٹر آف بچویشن بن گیا تھا۔ اب یہاں سانس رو کنا تو کیا ضرورت پڑھنے پر اپنا معدہ بھی آنتوں سمیت تھینچ کر کاندھے پر لا د سکتا ہوں۔ مگر اس وقت غفلت ہوگئ تھی۔ ذراسی لغزش جس نے مجھے خودا پنی نظروں سے گرادیا تھا۔

كيا قصه تفا؟ ـ